اِسلامی اخلاق

مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان شروانی

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اسلامی کتب خانہ
فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور
Ph. 223506

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی اخلاق

مولانا محمد حبیب الرحمن خان شیروانی

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر ....

نذیر سنز پبلشرز
۴۰- اے اردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ الرحمانیہ
... جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 00976

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

۱۹۸۹ء

پبلشرز : نذیر حسین
نذیر سنز پبلشرز۔ لاہور ۲

پرنٹر : گنج شکر پرنٹرز۔ لاہور

قیمت : ۳۰/- روپے

281

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

تمہید ۱
اسلام اور اخلاق ۵
نیت ۱۳

عمدہ اخلاق

راستی ۲۳
امانت ۲۸
وفائے عہد ۲۹
پرہیزگاری و تقویٰ ۴۷
استقامت و استقلال ۵۰
بیم و امید ۵۰
یقین ۵۲
توکل ۵۳
کوشش تامل اور غور ۵۶
زہد اور دنیا ۵۸

کسبِ معاش

تجارت ۶۶
کالونزائزیشن ۶۷
حرفت ۶۷
کاشتکاری ۶۸
قناعت ۶۸
صبر ۶۹
رحم اور نیکی ۷۲
حلم و عفو ۷۴
تواضع ۷۵
شکر ۷۶
اچھی بات کا امر اور بری بات سے نہی ۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروت و مدارات ۷۹
مشورہ ۸۰
مدد اور اعانت ۸۰
قرابت داروں کے ساتھ سلوک ۸۱
جھگڑوں کی اصلاح ۸۲
مرتبہ شناسی ۸۳
حیا و غیرت ۸۳
خمول ۸۴

بُرے اخلاق

تکبر اور خود پسندی ۸۵
مکر و فریب ۸۶
زبان ۸۶
باتوں کی طراری ۸۷
تہمت و چغلی ۸۷
خصومت اور بحث ۸۸
شماتت اور اعارت ۸۹
غیبت ۸۹
فحش و لعنت اور خدا پر حکمرانی ۹۰
مداحی چاپلوسی خوشامد پسندی ۹۳
ظلم ۹۴
حسد ۹۵
طمع حرص و طول امل ۹۵
فکر باطل اور غیر ضروری سوال ۹۶
بد گمانی و تجسس ۹۷
دوسروں کی بات سننا ۹۸
بخل — تکلف اور افراط زینت ۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

اس مضمون کا موضوع اخلاقِ اسلامیہ ہیں اور میں اپنی بساط کے مطابق یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام نے اخلاق کی تعلیم کیا دی ہی۔ اس مبحث کے چار حصّے ہونے چاہئیں۔ ایک حصّے میں یہ ظاہر کرنا چاہیئے کہ قرآنِ مجید اخلاق کی تعلیم کیا دیتا ہی۔ دوسرے میں یہ کہ حدیث میں اخلاق کے متعلق کیا ارشاد ہی۔ تیسرے میں حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ گرامی کا نمونہ دکھایا جائے۔ چوتھے میں آپ کے صحابہ کے اخلاق سے بحث کی جائے۔ میں نے آج کی تقریر میں دوسرا حصّہ لیا ہی اور جو احادیث اخلاق کی بابت آئی ہیں اُن کا خلاصہ اس میں درج ہی۔ اوّل یہ بحث کی ہی کہ تعلیم اسلام میں اخلاق کا کیا مرتبہ ہی اور پاکیزگی اخلاق کی بنا کیا ہی۔ اُس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد اخلاقِ حمیدہ اور اخلاقِ ذمیمہ کے عنوان قائم کرکے ہر ایک کے بابت جو کچھ خیالات حدیث میں ظاہر فرمائے گئے ہیں اُن کا ایک خاکہ پیش کر دیا ہے یہ کوشش کی ہے کہ حتی الامکان الفاظ حدیث کا بجنسہ ترجمہ ہو جس میں اندازِ بیان اور ترکیب دونوں قائم رہیں اور معلوم ہو سکے کہ اُس ذاتِ گرامی نے جو تکمیل اخلاق کے واسطے بھیجی گئی تھی کس پیرایہ میں اخلاق کی تعلیم دی ہے اگر کہیں تشریح کے لئے دو ایک لفظ بڑھائے ہیں تو اُن کو بریکیٹ میں دے دیا ہے اسی سلسلے میں کہیں کہیں آیاتِ قرانی اور بطور مثال واقعات بھی آ گئے ہیں۔ لیکن وہ ضمناً ہیں اور اُن سے دوسرے موقعے پر مستقل بحث کی ضرورت ہے۔ حدیث کے ترجمے کو کوٹیشن کی علامت دیکر باقی عبارت سے ممتاز کر دیا ہے۔ میں نے اوپر عرض کیا ہے "اپنی بساط کے مطابق" یہ معمولی کسرِ نفس کا پیرایہ نہیں بلکہ بیان حقیقت ہے کسی مبحث پر تقریر کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ مقرر وہ سبجکٹ اپنے سامعین کو سمجھانا چاہتا ہے۔ سمجھانے سے پہلے سمجھنے کا مرتبہ ہے۔ میرے نزدیک اخلاقی سبجکٹ کو پورے طور پر سمجھ لینے کے لئے علم و فہم کے علاوہ پاکیزگی نفس اور اخلاقی پابندی کی ضرورت ہے۔ ایسا شخص جو اخلاق ذمیمہ میں مبتلا ہو اور بُرے اخلاق کی عادت اور ممارست نے اُس کی فطرت کی لطافت باقی نہ چھوڑی ہو ہرگز اخلاق کی خوبیاں کما حقہ نہیں سمجھ سکتا۔ بہت سے مباحث ایسے ہیں جن کے سمجھنے کے لئے صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلامتِ فہم اور تیزیِ ادراک کافی ہی لیکن بہت سے مباحث ہیں جو علاوہ سلامت فہم اور تیزی ادراک کے عمل اور فطری مناسبت کو بھی چاہتے ہیں۔ مثلاً فن حرب کو لیجئے جب تک کوئی شخص زیرکی کے ساتھ میدانِ جنگ کا تجربہ کار نہو اور سپاہیانہ خصلتوں کے ساتھ مناسبتِ فطری نہ رکھتا ہو اُس وقت تک فنون حربیہ کے نکات نہیں سمجھ سکتا۔

خواجہ ابوالحسن خرقانی نے شیخ بوعلی سینا پر ایک مرتبہ یہ اعتراض کیا تھا کہ بوعلی اخلاق نہیں جانتا۔ شیخ نے یہ سُنا تو ایک رسالہ فنِ اخلاق پر لکھکر خواجہ کی خدمت میں بھیجدیا۔ پاک نفس خواجہ نے اُس کو دیکھکر فرمایا کہ میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ بوعلی علم اخلاق نہیں جانتا بلکہ یہ تھا کہ اخلاق پر اُس کا عمل نہیں۔

جبکہ میں اپنے اخلاقی نقائص اور کوتاہیوں سے بخوبی واقف ہوں توکس طرح اس فن کے سمجھنے کا مدعی ہوسکتا ہوں۔ اور اسی وجہ سے میں نے صاف صاف آپ کی خدمت میں گزارش کردی ہی کہ اپنی بساط کے مطابق میں اس پاک مبحث پر بحث کرونگا۔ میں نے جو احادیث مضمون ہذا میں درج کی ہیں وہ کتاب کنز العمال جلد دوم صفحہ ۲ لغایتہ ۱۸۳ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن سے ماخوذ ہیں۔ اس کے علاوہ بعض بعض مطالب احیاء علوم الدین مصنفہٗ امام غزالی اور الفاروق مولفہٗ مولنا شبلی سے لئے گئے ہیں۔

اتنی گزارش کی اور اجازت چاہتا ہوں کہ اخلاقی مضمون ردکھا پھیکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون ہی اور اُس کا شگفتہ کرنا بہت بڑی قابلیت چاہتا ہی جس کا مجھ میں شمہ بھی نہیں ہی۔ پس اگر میری تقریر شگفتگی سے خالی ہو تو آپ گھبرا نہ جائیں بلکہ حوصلہ سے کام لیں۔ اب میں اپنی تقریر شروع کرتا ہوں۔

خاکسار

محمد حبیب الرحمن خاں شروانی

بھیکن پور
۱۶ مئی سنہ ۱۹۰۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور اخلاق

جو حدیثیں پاکیزگیِ اخلاق کے متعلق وارد ہیں اُن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ایمان اور اخلاق اس طرح باہم وابستہ ہیں کہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرنا ممکن نہیں۔ اور یہ کہ اسلام بدون پاکیزگیِ اخلاق کالبد بیجان سے بڑھکر حیثیت نہیں رکھتا۔ ایک حدیث میں اسلام اور ایمان کی تکمیل اخلاق پر موقوف فرمائی ہی تو دوسری حدیث میں اسلام کو عین اخلاق فرمایا ہے۔ کہیں دین کی ستھرائی کو اخلاق کی ستھرائی پر منحصر کر دیا ہی۔ ایک موقعے پر عبادت کی خوبی اور مقبولیت کو پاکیزگی اخلاق سے مشروط کیا ہی تو دوسرے موقع پر سعادت انسانی اخلاق نیک سے وابستہ قرار دی ہی۔ جو اخلاق ذمیمہ زیادہ قبیح ہیں مثلاً کذب وخیانت، اُن کی نسبت صاف صاف ارشاد ہی کہ وہ ایمان کے ساتھ ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے یا آنکہ فرمایا ہی کہ مومن ہوکر آدمی خائن ہو یہ نہیں ہو سکتا۔ آنحضرتؐ نے نہایت واضح الفاظ میں اپنے رسول بنائے جانے کی غرض اور غایت صرف اخلاق نیک کی تکمیل ظاہر فرمائی ہی۔ چنانچہ فرمایا ہی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ یعنی میں صرف نیک اخلاق کی تکمیل کے واسطے بھیجا گیا ہوں۔ سورۂ جمعہ کی ایک آیت بھی اس حدیث کے ہم مضمون ہی۔ ھُوَالّذی بعث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

یعنی "اللہ وہی ہی جس نے اَن پڑھوں میں من جملہ اُنھیں کے ایک رسول بھیجا جو اُن کے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھتا ہی اور اُن کو پاک کرتا ہی اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہی" اس آیت میں جو پاک کرنے کا لفظ ہی اُس کی تفسیر میں لکھا ہی کہ پاک کرنے سے مراد اخلاقِ رذیلہ سے پاک کرنا ہی اور حکمت کے معنی طریق سنت کے ہیں جو عین اخلاقی تعلیم تھی۔ اب میں چند احادیث کا ترجمہ آپ کو سناتا ہوں جس سے بیان بالا کی توضیح ہو گی" اسلام خلق نیک ہی۔ ایمان کامل تر اُن کا ہی جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ کمالِ ایمان حُسنِ خُلق ہی۔ عبادت سے حُسنِ خُلق افضل ہی۔ ایک بندہ آخرت میں اپنے حُسنِ خُلق کی بدولت بڑے بڑے درجے پائیگا۔ حالانکہ وہ بلحاظ عبادت کمزور ہو گا اور ایک بندہ خُلق کی بُرائی کی وجہ سے جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں پہنچیگا حالانکہ وہ ہو گا عابد۔ انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہی جو اخلاق میں سب سے اچھا ہی۔ اعمال میں سب سے بہتر عمل نیک خُلق ہی۔ دین کی خوبی اخلاق کی خوبی سے ہی۔ تجھکو نیک اخلاق کو اپنے اوپر لازم کر لینا چاہیئے اس لئے کہ آدمیوں میں جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اُس کا دین سب سے اچھا ہی۔ کوئی عقل مثل تدبیر کے اور کوئی حسب مثل نیک اخلاق کے نہیں ہی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ جس کی صورت اور سیرت دونوں اچھی ہوں اُس کو دوزخ کی آگ کھالے۔ انسانی سعادت خُلق ہی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کی شقاوت بدخلقی ہی۔ آتشِ دوزخ اُس شخص پر حرام ہی جو ہنس مکھ، نرم خو، بے تکلف اور قریب ہو (یعنی اپنے آپ کو دور نہ سمجھتا ہو) حُسنِ خُلق برکت ہے۔ آدمی اپنے نیک اخلاق کے اثر سے اُس شخص کا درجہ حاصل کرلیتا ہی جو ہمیشہ روزہ رکھے رات بھر عبادت میں جاگے اور راہِ خدا میں لو کے دنوں میں دوپہر کو پیاسا رہے۔ اخلاق کا اچھا ہونا محبت الٰہی کی دلیل ہی اور بداخلاقی بغض الٰہی کی"۔ اِن احادیث سے آپ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہوگا کہ ایمان و اسلام کی تکمیل، دین کی خوبی، آخرت کے مراتب، انسان کی فضیلت، سعادت اور برکت غرض انسان کی ساری خوبی اور بہبودی اخلاق نیک سے مشروط کر دی گئی ہی۔ ایک حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ خدا جن کو دوست رکھتا ہی اُن کو اچھے اخلاق دیتا ہی اور جن کو دوست نہیں رکھتا اُن کو بداخلاقی میں مبتلا کر دیتا ہی۔ ایمان کے باب میں جو احادیث آئی ہیں اُن میں ایک حدیث یہ بھی ہی کہ "بندہ حقیقت ایمانی کے رتبہ پر اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ سارے آدمیوں کے واسطے وہی بھلائی نہ چاہے جو اپنے نفس کے واسطے چاہتا ہی۔ حدیث مذکور کے الفاظ یہ ہیں لا یبلغ العبد حقیقة الایمان حتی یحب للناس ما یحب لنفسه من الخیر۔ غالباً اس سے بڑھکر بنی نوع انسان کی خیر طلبی کا معیار نہیں ہو سکتا۔ پس جب تک کہ انسان کل نوعِ انسانی کو بھلائی کا حق دار اپنی ذات کے برابر نہ سمجھ لے اُس وقت تک وہ خیر خواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلائق نہیں کیا جا سکتا۔ حدیث یہ بھی سبق دیتی ہو کہ نیک و بد مسلم و کافر سب کو یکساں اخلاقِ نیک اور نیکی کا فیض پہنچاؤ۔ چنانچہ فرمایا ہو کہ "مسلمان جب نیکی کرے تو کافر، مسلمان اور فاسق و فاجر سب سے کرے۔ خداوند تعالیٰ نے ابراہیم کی طرف وحی بھیجی کہ اے میرے دوست اپنے خُلق کو اچھا کر یہاں تک کہ کفار کے ساتھ بھی اس سے تو نیک بندوں کے مقامات میں رسائی پائیگا۔" ایک اور حدیث ہی کہ "ایمان لانے کے بعد عقل کی چوٹی کی بات یہ ہی کہ آدمی سارے آدمیوں سے محبت رکھے اور ہر نیک و بد کے ساتھ نیکی کرے۔" آپ نے ایک بار اپنے صحابی حضرت معاذ ابن جبل کو مخاطب کر کے فرمایا "اے معاذ تجھ سے کوئی بُرائی سرزد ہو جائے تو اُس کے بعد نیک کام کر تاکہ نیکی بُرائی کو محو کر دے اور اے معاذ! آدمیوں سے بہ اخلاقِ نیک پیش آ۔" ایک عالم کی حکمت اور دین و دنیا کی خوبی ذیل کے چند الفاظ میں بھری ہوئی ہی خالطوا الناس باخلاقکم وخالفوھم فی اعمالکم۔ یعنی اخلاق میں سب آدمیوں سے شیر و شکر رہو اور اعمال میں سب سے ممتاز۔ مطلب یہ کہ تمہاری عبادات تم کو غیروں سے ممتاز بنائے رہیں اور اخلاق سب میں ملا جُلا ہوا دکھلائیں۔ ذات اور قوم کے امتیاز و فخر کا سر اخلاق کے سامنے یوں جُھکایا ہی لاحسب کحسن الخلق۔ یعنی اخلاق سے بڑھکر کوئی حسب نہیں۔ اخلاق کی بڑائی یوں بیان فرمائی ہی "خُلق کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائی عمل کو اس طرح فاسد کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو۔ خدا اُس کو پسندیدہ نظر نہیں دیکھتا جو اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں ترش رو رہے۔ ہر گناہ کی توبہ ہے لیکن بد اخلاق کی توبہ نہیں اس لئے کہ وہ جب ایک گناہ سے توبہ کریگا جب ہی اُس سے بدتر گناہ میں مبتلا ہو جائیگا۔ بد اخلاقی نحوست ہے۔ تم میں سب سے بُرا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بُرا ہے" احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ انسانی برتری اور اصلی فضیلت کا سبب اسلام میں اخلاق نیک ہیں اور سارے امتیاز خواہ وہ بلحاظ کثرتِ عبادت ہوں خواہ بلحاظ حسب و نسب سب بدون اخلاق نیک ہیچ اور بے حقیقت ہیں۔ اسی تعلیم کا اثر تھا کہ اسلام کے دَورِ اول میں (جبکہ اسلام اپنے اصلی اور خالص رنگ میں جلوہ افروز تھا) نفسِ انسانی فضول اور بے کار قیدوں کو توڑ کر حقیقی حریت اور آزادی کی طرف رجوع کر گیا تھا اور صرف نفس انسانی کی اخلاقی تکمیل ذریعۂ شرف و فضیلت تھی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ دل کھول کر ضعیف قوی کا، غلام آقا کا، عرفی نیچی قوم کے لوگ اونچی ذات والوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اور اگر اپنے نفس کو ان سے زیادہ پاک و با اخلاق بنا لیتے تھے تو مرتبہ میں بھی فائق ہو جاتے تھے۔ اور چونکہ وہ لوگ بھی جو قوی، آزاد یا عرفاً اونچی ذات کے تھے صرف نیکی و پاکیزگیِ اخلاق کو معیارِ شرف مانتے تھے لہذا جب اُن سے کم درجہ کا آدمی خوبیوں میں بڑھ جاتا تو وہ اُس کے شرف کو بطیب خاطر قبول کر لیتے۔ اس طرح نیکی و اخلاق کے سامنے سارے شرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت کے خیالوں نے سر جھکا دیا تھا۔ اور نیکی اور صرف نیکی کا بول عالمِ اسلام میں بالا ہو رہا تھا جو ہزاروں پیشوایانِ اُمت اس وقت تک مُسلّم ہیں اور جن کے نام آج تک ادب و تعظیم سے لئے جاتے ہیں اُن کے حالات آپ دیکھیں تو معلوم ہو کہ صدہا اُن میں ایسے تھے جو رواجی اور رسمی عزت و شرف کے اسباب سے تہی دست تھے، لیکن اخلاق و علم نے اُن کو اوجِ شرف پر آفتاب و ماہتاب بنا کر چمکا دیا۔

عبادت میں پاکیزگی اخلاق کا لحاظ

عبادت میں بھی اسلام نے ہر موقع پر اخلاقی پاکیزگی کا لحاظ رکھا ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ عبادت بھی اخلاق کا ایک حصہ ہے۔ کیونکہ وہ اُس حق کے ادا کی صورت ہے جو خالق کا مخلوق پر اور مالک کا بندہ پر ہے۔ اور ادائے حق اخلاق کا اہم مسئلہ ہے۔ نماز کی نسبت کلام مجید میں ارشاد ہے قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون یعنی یقینی فائز المرام ہوئے وہی اہلِ ایمان جو نماز دلی عاجزی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ حدیث میں ہے " جو شخص دلی عاجزی سے نماز ادا نہ کرے اُس کی نماز ادا نہیں ہوتی۔ جس شخص کی نماز اُس کو بے حیائی کی باتوں اور بُرے کاموں سے نہ روکے اُس نماز سے سوائے خدا سے دُوری کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔" روزہ میں جہاں کھانے پینے کی ممانعت ہے وہاں یہ بھی ارشاد ہے کہ جھوٹ، غیبت، چغلی، نظر بد اور جھوٹی قسم سے روزہ باطل ہو جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حدیث میں ہی کہ "بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ جن کو روزہ میں سوائے پیاس کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ اور بہت سے رات رات بھر نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جن کو شب بیداری سے سوائے جاگنے کے اور کچھ نصیب نہیں ہوتا" امام غزالیؒ نے احیاء میں اس موقع پر ایک لطیف بحث لکھی ہی۔ نماز کی نسبت فرماتے ہیں "حضور قلب نماز کی جان ہی اگر پہلے تکبیر کہنے کے وقت حضور قلب ہوگا تو کہا جائیگا کہ جان کی رمق باقی ہی اگر یہ بھی نہو تو سمجھنا چاہئے کہ نماز مردہ ہی جس قدر حضور قلب سے پڑھیگا اُسیقدر ارکان نماز میں روحانی تازگی پیدا ہوگی بہت سے جاندار زندہ تو ہوتے ہیں لیکن ایسے بے حس و حرکت ہوتے ہیں کہ مُردے ہیں اور اُن میں بہت کم فرق ہوتا ہی یہی مثال اُس نمازی کی نماز کی ہی جو تکبیر حضور قلب سے کہے اور پھر غافل ہو جائے"

روزے کی نسبت امام ممدوح کہتے ہیں کہ "اُس سے مقصود اصلی یہ ہی کہ نگاہ کو زبان کو کان کو غرض جملہ اعضاے ظاہری و باطنی کو گناہ سے روکا جائے روزہ کھولنے کے وقت اناپ شناپ نہ کھایا جائے۔ افطار کے بعد اس قلق میں رہے کہ آیا روزہ قبول ہوا یا نہیں۔

روزہ کا ایک مورل شیخ سعدیؒ نے حکایت ذیل میں کس خوبی سے ظاہر کیا ہی

بسر ہنگِ سلطان چنیں گفت زن ‏ ‏ ‏ ‏ که خیز اے مبارک دِرِ رزق زن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برو تا ز خوانت نصیبے دہند | کہ فرزندگانت بہ سختی درند
بگفتا بود مطبخ امروز سرد | کہ سلطاں بہ شب نیتِ روزہ کرد
زن از نا اُمیدی سر انداخت پیش | ہمی گفت با خود دل از فاقہ ریش
کہ سلطان ازیں روزہ گوئی چہ خواست | کہ افطارِ او عیدِ طفلانِ ماست
خورندہ کہ خیرش برآید ز دست | بہ از صائم الدہر دنیا پرست
مسلم کسے را بود روزہ داشت | کہ درماندہ را دہد نانِ چاشت
وگرنہ چہ حاجت کہ زحمت بری | ز خود باز گیری وہم خود خوری
خیالاتِ نادانِ خلوت نشین | بہم بر کند عاقبت کفر و دیں
صفائی ست در آب و آئینہ نیز | ولیکن صفا را بباید تمیز

قربانی کی نسبت خداوند تعالیٰ کلام مجید میں فرماتا ہی لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم یعنی خدا کے پاس اُن کے (قربانیوں کے) گوشت نہیں پہنچتے اور نہ خون پہنچتے ہیں البتہ تمہاری پرہیزگاری اُس حد تک پہنچتی ہی۔ علی ہذا القیاس ساری عبادتوں کا حال یہی ہی۔

اس سے آپ یہ رائے قائم کر سکتے ہیں کہ اسلام نے اعمال میں محض ظاہری صورت وشکل کو پیشِ نظر نہیں رکھا بلکہ اُن کے اندرونی اثر اور معنوی منافع کو بھی ملحوظ رکھا ہی۔ اسی کے ساتھ اُن کی معنویت میں اس قدر مبالغہ بھی نہیں کیا کہ وہ محض خیالی صورتیں رہ جائیں۔ اور جس طرح انسان ظاہری گوشت پوست اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح کا مجموعہ ہے اُسی طرح اُس کے اعمال بھی مقرر کئے گئے ہیں جس طرح انسان بے روح کے کوئی چیز نہیں اسی طرح اُس کے اعمال بغیر معنوی اثر کے لاشے ہیں اور جس طرح انسان کا وجود بدون جسم کے باقی نہیں رہ سکتا اسی طرح اُس کے اعمال بے ظاہری ارکان کے قائم نہیں رہ سکتے۔

نیت

اسلام نے سارے اخلاق اور تمام اعمال کی بنا نیت پر رکھی ہے اور ارادہ دل کو اس اعتبار سے کہ وہ سارے اعمال کا سرچشمہ ہے کُل کاموں کی مقبولیت وغیر مقبولیت کا معیار قرار دیا ہے۔ کھوٹی اور کھری نیت کی پرکھنے والی وہ ذات واحد ہے جس کی نسبت ہر مسلمان شہادت دیتا ہے کہ وہ عالم غیب وشہادت اور ظاہر و باطن کی جاننے والی ہے۔ پس اخلاق و اعمال مقبول و پسندیدہ اُس وقت قرار پائیں گے جبکہ وہ ذات پاک جو ساری خوبیوں اور پاکیزگیوں کی سرچشمہ ہے اُن کو پسند فرمائے اور یہ جب ہی ہوگا کہ انسان کے دل کے کسی پردہ اور گوشہ میں نیت کا فساد اور ارادہ کی کھوٹ پوشیدہ نہ ہو۔ اس طرح انسان پاک اخلاق اور پاکیزہ عادات کی پابندی و ممارست سے اپنی روح کو پاک و صاف کرکے نیکی و پاکیزگی کے چشمہ میں جا ملے اور جو ترقی روحانی کی معراج ہے وہ اُس کو حاصل ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حدیث میں ارشاد ہی" اعمال کا دار مدار صرف نیت پر ہی اور ہر شخص اپنی نیت کا پھل پائیگا۔ سب اعمال سے بہتر نیت صادقہ ہی۔ خداوند تعالےٰ نے اجر بہ اندازہ نیت عطا فرماتا ہی۔ دین میں اخلاص پیدا کرلو تو تھوڑا سا عمل بھی تم کو کافی ہوگا۔ اعمال کو محض خدا کے واسطے کرو کیونکہ جن اعمال میں اخلاص نہیں اُن کو خداوند تعالےٰ قبول نہیں فرماتا۔ خدا تمہاری صورتوں کو اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ صرف تمہارے اعمال اور دلوں کو دیکھتا ہی۔ خدا تمہارے جسموں اور تمہارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ اُس کی نگاہ تمہارے دلوں پر ہی جب یہ حال ہی تو جس شخص کا دل صالح ہوگا اُس پر خدا رحمت نازل فرمائیگا اعمال کی کیفیت مثل ایک برتن کے ہی جب اُن کی تہ اچھی ہی تو وہ اچھے ہیں اور جب اُن کی تہ خراب ہی تو وہ فاسد ہیں خبردار ہو کر سن لو کہ بدن کے اندر ایک ٹکڑا ہی جس وقت تک وہ صلاحیت پر رہے سارا بدن صلاحیت پر رہیگا اور جب وہ بگڑا سارا بدن بگڑ جائیگا وہ ٹکڑا دل ہی۔ نیکی کی تکمیل جب ہوتی ہی کہ تو پردہ کے اندر وہی عمل کرے جو برملا کرتا ہی۔ جو کام تجھکو برملا کرنا ناپسند ہو اُس کو تنہائی میں بھی مت کر پوشیدہ عمل بہتر ہی علانیہ سے ہاں جو شخص مقتدیٰ بننے کے خیال میں ہو اُس کے لئے علانیہ مخفی سے بہتر ہی۔ احسان (اچھائی) یہ ہی کہ تو خدا کو اس طرح پوجے کہ تو اُس کو دیکھ رہا ہی اور اگر یہ مرتبہ حاصل نہو تو اتنا تو سمجھے کہ گویا وہ تجکو دیکھ رہا ہی"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس درجہ کی تکمیل اس حدیث سے ہوتی ہے کہ آپ غزوہ اُحد میں مصروف تھے اور کچھ یار بیماری سے مجبور ہو کر مدینہ میں رہ گئے تھے لیکن اُن کے دل آپ کی معیت کے واسطے بے تاب و بے قرار تھے اس موقع پر آپ نے حضرت جابرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ لقد شھد کم اقوام بالمدینۃ حبسھم المرض۔ یعنی یقینی وہ لوگ تمہارے ساتھ ہیں جن کو بیماری نے مدینہ میں روک رکھا ہے جس طرح نیت کی صفائی اور دل کی سچائی کی تاکید فرمائی ہے اُسی طرح ریا اور سمعہ (نام و نمود) سے بچنے کی ہدایت ہے اور طرح طرح سے اُس کے خطرہ کو ذہن نشین فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ "قیامت کے روز سب سے زیادہ شدید عذاب اُس شخص کو ہوگا جو لوگوں کو یہ دکھلائے کہ اُس میں نیکی ہے حالانکہ وہ نیکی سے خالی ہو۔ خداوند تعالیٰ نے ریاکار پر جنت کو حرام فرمایا ہے۔ مجھکو اپنی امت کے لئے جس بات کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ شرک کا ہے اس کو اچھی طرح سُن لو کہ میرا مطلب یہ نہیں کہ تم سورج اور چاند اور بتوں کو پوجنے لگو گے بلکہ وہ اعمال جو خدا کے سوا اوروں کے لئے کئے جائیں اور چھپی ہوئی خواہشیں (مراد ہیں) تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے اور خدا کے محبوب بندے وہ چھپے ہوئے پرہیزگار ہیں جو اگر غائب ہو جائیں تو اُن کا غائب ہونا کسی کو معلوم نہ ہو اور حاضر ہوں تو اُن کو کوئی نہ پہچانے یہ لوگ اُمت کے پیشوا اور ہدایت کے چراغ ہیں خدا کے نزدیک تو سب سے بُرا وہ شخص ہے جس کے کپڑے اُس کے اعمال سے بہتر ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس سے کپڑے تو اتقیا کے سے ہوں اور اعمال متکبروں کے سے" ریاضت بھی نہیں کہ جو نہ ہو اُس کو دکھایا جائے بلکہ وہ اعمال نیک جن کا اظہار باعث شہرت ہوسکے اُن کے اظہار سے بھی منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے " دو شہرتوں سے بچو ایک پشمینہ کی دوسری ریشم کی" (یعنی فقیرانہ ہیئت اور امیرانہ ٹھاٹ دونوں کی نمائش بربادی کا باعث ہے) اس زمانہ کے لحاظ سے پشمینہ کی جگہ کنیمرہ ہوسکتا ہے۔ اس لئے کہ کوٹ پتلون کی نمائش بھی بہت سے دماغوں کو خودی بلکہ بے خودی کی ہوائیں اُڑائے پھرتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو مغربی شایستگی سے قطعاً بے مس ہیں لیکن صرف چند گز کنیمرہ کے بدن پر لپٹ جانے سے اُن کی یہ بُری حالت ہو جاتی ہے کہ اپنے آپ کو آسمان پر اور اپنے ابنائے جنس کو ذلت کے غار میں دیکھنے لگتے ہیں۔ اگرچہ معنوی لحاظ سے اُن کی حیثیت اُن کاٹھ کے پتلوں سے بڑھکر نہیں ہوتی جو دلی میں ٹلری کی دوکان کے دروازہ پر کھڑے ہوئے ہیں) یہ تو جملہ معترضہ تھا اب اصل مطلب سُنیئے۔ آنحضرتؐ ارشاد فرماتے ہیں " جو شخص اپنی نماز ایسے موقعوں پر اچھی طرح ادا کرتا ہے جہاں لوگ اُس کو دیکھیں اور پھر تخلیہ میں بُری طرح ادا کرتا ہے تو یہ ایک قسم کی اہانت ہے جو وہ اپنے رب کی کرتا ہے" حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے چیخ ماری آپ نے سُنکر فرمایا کہ " یہ کون شخص ہے جو ہمارے دین کو دھوکا بنائے دیتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ سچا ہے تو اُس نے اپنے نفس کو شہرت دی اور اگر جھوٹا ہے تو خدا اُس کو رسوا کرے" حضرت عمرؓ نے ایک بار کہا کہ "کچھ لوگ ایسے ہیں جو پشمینہ پہنتے ہیں تواضع کے ارادہ سے حالانکہ اُن کے دل خود پسندی و تکبر سے لبریز ہوتے ہیں" حضرت ابو امامہ آپ کے ایک صحابی نے کسی شخص کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا جو مسجد میں رو کر اپنے رب کو پکار رہا تھا یہ دیکھکر اُنہوں نے کہا کہ "اے شخص! اے شخص!! کاش یہ تو اپنے گھر کے اندر کرتا"

اخلاق سے کیا مراد ہے

مؤلف کنز العمال نے اخلاق کی تعریف ان سادہ الفاظ میں کی ہے ونعنی بالاخلاق ماھو من اعمال القلوب یعنی اخلاق سے ہماری مراد اعمال دل ہیں) امام غزالی نے اس کی نسبت ایک لطیف بحث احیاء العلوم میں کی ہے اُس کا خلاصہ اس موقع کے مناسب ہوگا۔ امام ممدوح فرماتے ہیں "انسان دو حصوں سے مرکب ہے خلق سے اور خُلق سے۔ خلق سے مراد اُس کی ظاہری صورت اور خُلق سے مراد اندرونی ہیئت ہے۔ جس طرح ظاہری اعضاء کے حسین اور موزوں ہونے سے آدمی خوبصورت کہلاتا ہے اسی طرح اندرونی ہیئت کی خوبی سے خوش خلقی پیدا ہوتی ہے۔ اصطلاحاً خُلق نفس انسانی کی وہ ہیئت راسخہ ہے جس کی تحریک انسان سے بے تکلف افعال سرزد کراتی ہے اور اُن کے کرنے میں سوچنے اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی اگر وہ اندرونی ہیئت انسان سے نیک افعال بے تکلف صادر کراتی ہے تو اُس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسنِ خلق کہیں گے اور اگر بُرے افعال بے تکلف سرزد کراتی ہے تو اُس کا نام خلقِ بد ہوگا۔ جس طرح جمالِ ظاہری کے لئے آنکھ، کان، ناک وغیرہ کا خوبصورت ہونا ضروری ہے اسی طرح خلق کی خوبی کے واسطے ان چار قوتوں کا حسن لازم ہے۔ قوتِ علم۔ قوتِ غضب، قوتِ خواہش اور قوتِ عدل۔ قوتِ علم کا حسن یہ ہے کہ انسان اقوال میں جھوٹ اور سچ رائے میں حق و باطل اور اعمال میں اچھے اور بُرے کے امتیاز پر بے تکلف قادر ہو۔ قوتِ غضب کا حسن یہ ہے کہ غصے کی باگ عقل کے ہاتھ میں ہو۔ قوتِ خواہش کا حسن یہ ہے کہ وہ شرع اور عقل کی مرضی کے تابع رہے۔ قوتِ عدل کا حسن یہ ہے کہ انسان اپنی قوتِ غصہ اور قوتِ خواہش کو عقل کے اشارہ کے تابع رکھنے پر قادر ہو جس میں یہ چار قوتیں خوبی کے ساتھ پائی جائینگی وہ صاحبِ خلقِ حسن سمجھا جائیگا جس قدر ان میں عیب ہوگا اُسی قدر اُن کی باطنی وجاہت ناقص ہوگی۔ حسنِ خلق کی علامتیں حسب ذیل ہیں، اپنے بھائی کے واسطے وہی چاہے جو اپنے لئے چاہے۔ باحیا، بے آزار، صالح، راستباز، کم کہنے والا۔ بہت کرنے والا، لغزشیں کم کھانے والا، نرم مزاج، صاحبِ عفت و شفقت، خدا کے بندوں سے نیکی سے پیش آنے والا، اہلِ قرابت کی رعایت کرنے والا، باوقار، صابر و شاکر، راضی بہ رضا اور حلیم ہو۔ لوگوں کو بُرا بھلا نہ کہے گالی نہ بکے چغلی نہ کھائے غیبت نہ کرے، جلد باز نہو، حسد اور بخل سے پاک ہشاش بشاش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو اس کی صداقت و محبت حق پر ہو۔ جوش ہو تو حق پر لڑے تو حق کی حمایت کے لئے" اس کے بعد امام صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے جو یہ قید لگائی ہے کہ افعال بہ آسانی بدون خارجی اثر کے سرزد ہوں اُن کا یہ فائدہ ہے کہ جو شخص بہ تکلف مال خرچ کرے یا غصہ کے وقت کسی کے لحاظ سے چُپ ہو رہے تو ان صفات کا نام سخاوت اور حلم نہیں ہوگا۔ نیز خُلق کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ فعل میں بھی آجائے۔ اس لئے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص حقیقی سخی ہو لیکن وہ مال خرچ نہ کرے یا تو اس وجہ سے کہ اُس کے پاس دولت نہیں یا یہ کہ کوئی امر اُس کو نہ دینے پر مجبور کر رہا ہے۔ اس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص فی الواقع بخیل ہو مگر کسی دباؤ سے یا دکھاؤ کے لئے مال خوب خرچ کرتا ہو" حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اخلاق حسن کی فہرست جو امام غزالیؒ نے دی ہے وہ آپ کے ارشاد سے ماخوذ ہے۔ آنحضرتؐ نے تمام صفات میں خواہ وہ دینی ہوں یا دنیاوی اعتدال کی تاکید فرمائی ہے جو اخلاق کی جان ہے۔ بلکہ فی الحقیقۃ اخلاق نام ہی اس کا ہے کہ آدمی اپنے مختلف قویٰ کو اعتدال پر قائم رکھے اور افراط و تفریط کے درمیان جو راہ ہے اُس پر مضبوطی کے ساتھ چلا جائے۔ حدیث میں آیا ہے" اعتدال تونگری میں بہت خوب ہے اور اعتدال فقر میں بہت خوب ہے اور اعتدال عبادت میں بہت خوب ہے۔ خرچ میں اعتدال رکھنا آدھی معیشت ہے۔ جو شخص اعتدال کو اختیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریگا خدائے تعالیٰ اُس کو تونگر کردیگا۔ جس شخص کی صفت میانہ روی ہوگی وہ کبھی تنگ حال نہیں ہوگا" اس امر کی بہ تاکید ممانعت فرمائی ہی کہ انسان عبادت میں اس قدر مصروف ہو جس سے وہ حقوق کے ادا کرنے سے قاصر رہے چنانچہ ایک بار آپ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا "اے عبداللہ مجھکو یہ خبر دی گئی ہی کہ تم دن بھر روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نماز پڑھتے ہو ایسا مت کرو ایسا کروگے تو تمہاری آنکھوں میں حلقے پڑجائینگے اور تمہارا بدن زار و نزار ہو جائیگا۔ کبھی روزہ رکھو کبھی افطارؔ کرو۔ کبھی سوؤ کبھی جاگو، اس وجہ سے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہی اور تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہی اور تمہاری بی بی کا تم پر حق ہی۔ اور ملنے والوں کا تم پر حق ہی" ایک بار آپ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا "اے عثمان! کیا تم میرے طریقے سے ہٹتے جاتے ہو؟ کیونکہ میں سوتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ اے عثمان!! خدا سے ڈرو اس لئے کہ تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہی اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہی اور تمہارے نفس کا تم پر حق ہی پس تم کو لازم ہی کہ روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور رات کو نماز پڑھو اور سوؤ بھی خدا نے مجھکو (رسالت) پہنچانے کے واسطے بھیجا ہے سختی کرنیکے واسطے نہیں بھیجا" دوسری حدیث میں ہی "سوؤ اور جب جاگو تو

ؔ افطار سے یہاں مراد روزہ نہ رکھنا۔ اور یہ ارشاد نفلی روزہ کی نسبت ہی نہ رمضان کے فرض روزوں کی نسبت ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے کام کرو۔ چاہیئے کہ نماز اُس وقت تک پڑھو جب تک کہ طبیعت چاق رہے جب کسلمند یا سست ہو جائے تو بیٹھ جاؤ۔ اے لوگو! یہ سمجھ لو کہ دین آسان ہے" ایک روز آپ ایک مکان میں تشریف لے گئے تو وہاں ایک رسی بندھی ہوئی دیکھی فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ کسی نے کہا کہ فلاں بی بی نماز پڑھتے پڑھتے جب تھک جاتی ہے تو اس کے سہارے سے آرام لے لیتی ہے آپ نے فرمایا کہ" اُس کو چاہیئے کہ نماز اُس وقت تک پڑھے کہ طبیعت میں نشاط رہے جب تھک جائے تو سو رہے" اسی طرح آپ نے صدقہ کی افراط کو روکا ہے اور فرمایا ہے کہ" جو شخص خیرات میں حد سے تجاوز کرے وہ مثل اُس کے ہے جو بالکل نہ دے"

اس بات کی بھی ممانعت ہے کہ دین کے معاملہ میں سختی کی جائے یا مذہب کے حالات ایسے بیان کئے جائیں جن سے لوگ گھبرا اُٹھیں چنانچہ کلام مجید میں ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن یعنی (اے نبی) راہ خدا کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور بحث کرو اُن سے ایسے طریقہ سے جو سب سے اچھا ہو۔ حدیث میں ہے" آدمیوں کو دین کی جانب دل خوش کر کے بلاؤ بھڑکاؤ مت نرمی کرو سختی مت کرو۔ جب تم اُن سے خدا کی باتیں کرو تو ایسے پیرایہ میں نہ کرو جس سے وہ گھبرا جائیں اور جو اُن کو شاق گذرے" آنحضرت جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو بہت سے بزرگ وطن چھوڑ کر رکاب سعادت میں گئے تھے جن کا لقب مہاجرین ہے۔ مدینہ میں جب یہ بزرگ پہنچے تو اُن کی وہی حالت تھی جو غریب الوطنوں کی ہوتی ہے۔ آپ نے اُن کی تسکین و دلجمعی کی یہ تدبیر کی کہ اُن کے اور اہل مدینہ کے (جو انصار کہلاتے ہیں) درمیان بھائی بندی کا رشتہ قائم کیا جو "مواخاۃ" کے نام سے ملقب ہے (اور جس کا ٹھیک ترجمہ برادرہڑی ہے) یہ واقعہ تاریخ اسلام کا نہایت مشہور اور پاک واقعہ ہے اور جب کبھی اُس کے حالات پبلک میں آئے تو ہمارے کالج کی انجمن اخوان الصفا کو بہت سے پاکیزہ اور باصفا سبق اُس سے حاصل ہوسکیں گے۔ حاصل کلام حضرت سلمان فارسی کے اُس سلسلہ میں جو بھائی بنائے گئے وہ ابوالدرداءؓ تھے۔ ایک روز سلمان اپنے بھائی کے گھر گئے تو وہ موجود نہ تھے۔ بھاوج کو دیکھا تو پریشان حال پایا سبب پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی کو دنیا سے کچھ مطلب نہیں۔ ابوالدرداءؓ آئے تو سلمان کو دیکھکر مرحبا کہا۔ اور اندر سے کھانا لاکر پیش کیا۔ حضرت سلمانؓ نے اُن سے ہم طعامی کی فرمائش کی تو اُنہوں نے نفلی روزہ کا عذر پیش کیا۔ سلمان نے قسم کھا کر کہا کہ تم نہیں کھاؤ گے تو میں بھی نہیں کھاؤنگا۔ ابوالدرداءؓ بھائی کی دل جوئی کے واسطے روزہ توڑ کر کھانے میں شریک ہوگئے۔ سلمان فارسی اُس روز اُنھیں کے گھر رہے جب شب ہوئی تو حضرت ابوالدرداءؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب معمول نفل پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ یہ دیکھکر اُن کے دینی بھائی نے پکڑ لیا اور کہا کہ اے ابوالدرداء تم پر تمہارے رب کا ایک حق ہی ایک تمہارے گھر والوں کا اور ایک تمہارے جسم کا پس تم کو چاہیئے کہ ہر حقدار کا حق ادا کرو کبھی نفلی روزہ رکھو کبھی مت رکھو رات کو نوافل بھی پڑھو اور سوؤ اور گھر بھی رہو۔ صبح ہوئی تو سلمان نے کہا کہ لو اب اُٹھو۔ چنانچہ دونوں ساتھ ساتھ اُٹھے اور سُنتیں پڑھکر فرض ادا کرنے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے۔ جب جماعت ہو چکی تو ابوالدرداء نے آنحضرتؐ کے حضور میں کھڑے ہو کر رات کا ماجرا بیان کیا آپنے اُس کو سُنکر سلمان کے قول کو پسند فرمایا۔

اب تک جو مباحث بیان کئے گئے وہ بطور مبانی اور اصول کے تھے اب ہم اخلاق نیک اور بد کو بہ تفصیل جُدا جُدا بیان کرتے ہیں۔ سب سے اول راستی کو لینا چاہیئے

راستی

راستی کو تعلیم اسلامی میں تین پہلوؤں سے دکھایا ہی۔ نیت، قول اور فعل کی راستی اور یہ ہدایت فرمائی ہی کہ انسان کو ارادہ، قول اور فعل تینوں میں راستباز ہونا چاہیئے۔ سورۂ منافقون میں خداوند تعالیٰ منافقین کی نسبت فرماتا ہی اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنافقين لكذبون یعنی اے رسولؐ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں تو ضرور اللہ کا رسول ہی اور اللہ اس بات کو جانتا ہی کہ تو بیشک اُس کا رسول ہی۔ اور اللہ اُس کے ساتھ ہی، اللہ گواہی دیتا ہی کہ منافق بیشک جھوٹے ہیں۔ اس میں یہ امر قابل غور ہی کہ اگرچہ منافقین نے شہادت میں جو بات کہی وہ فی الواقع سچی تھی لہذا اُنھوں نے زبان سے سچ کہا لیکن چونکہ اُن کی نیت سچی نہ تھی لہذا جھوٹے ٹھہرے۔ تفسیر کشاف میں لکھا ہی کہ" منافقین کی شہادت اس لئے جھوٹی ٹھہری کہ وہ اپنے نفس کے نزدیک جھوٹے تھے"۔ صدق نیت کی نسبت ہم اوپر یہ حدیث نقل کر چکے ہیں کہ سب اعمال میں افضل سچی نیت ہی۔ قول کی صداقت کی نسبت فرمایا ہی کہ" راستی پر قائم رہو اگرچہ اُس میں تم کو ہلاکت نظر آئے اس لئے کہ (فی الواقع) اُس میں نجات ہی اور جھوٹ سے بچو اگرچہ تم کو اُس میں نجات نظر آئے اس لئے کہ وہ (فی نفسہ) ہلاکت ہی۔ سچ کو مضبوط پکڑ لو اس لئے کہ سچ نیکی طرف لیجاتا ہی اور نیکی جنت تک پہنچاتی ہی اور آدمی سچ بولتا رہتا ہی اور سچ پر کاربند رہتا ہی یہاں تک کہ خدا کی بارگاہ میں راستباز لکھدیا جاتا ہی اور بچو جھوٹ سے کیونکہ جھوٹ بدکاری کا رہنما ہی اور بدکاری دوزخ کی راہ اور آدمی جھوٹ بولتا اور جھوٹ پر کاربند رہتا ہی یہاں تک کہ بارگاہ الٰہی میں کذاب لکھدیا جاتا ہی"۔ صدق فعل کی نسبت فرمایا ہی" جمال یہ ہی کہ آدمی اپنے قول کو راستی سے آراستہ کرے اور کمال یہ ہی کہ اپنے افعال کو سچ سے درست کرے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اس کے ساتھ اگر وہ احادیث ملا دیں جو کذب کی بُرائی میں وارد ہیں تو پورا خاکہ صداقت کا ہمارے ذہن میں آسکے گا۔ کیونکہ الاشیاء تعرف باضدادھا (چیزیں اپنے مخالف کے مقابلہ میں خوب پہچانی جاتی ہیں)

ارشاد ہوا ہے کہ جھوٹ سے بچتے رہو اس لئے کہ جھوٹ ایمان سے بہت دور ہے۔ بندے کا ایمان پورا نہیں ہوتا جب تک کہ وہ جھوٹ کو مذاق میں (بھی) نہ چھوڑدے اور جب تک کہ وہ جھگڑا ترک نہ کردے اگرچہ وہ سچا ہو۔ جھوٹ مُنہ کو کالا کر دیتا ہے۔ یہ کیسی بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایک بات کہے جس کو وہ تو سچ مانتا جائے اور تو اُس سے جھوٹ کہہ رہا ہو جھوٹ بولنا کسی طرح روا نہیں نہ مذاق میں اور نہ متانت میں اور یہ بھی روا نہیں کہ آدمی اپنے بیٹے سے وعدہ کرکے اُس کو پورا نہ کرے" آنحضرت نے ایسے موقعوں پر بھی جہاں جھوٹ بولنے کا ارادہ نہیں ہوتا بلکہ تکلف یا بے تکلفی سے ایک بے اصل بات کہدی جاتی یا کر دی جاتی ہے تنبیہ فرمائی ہے اور اس شائبہ کذب کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایک صحابیہ روایت کرتی ہیں کہ ایک روز ہم حضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ کھانا آیا آپ نے ہم سے شرکت کے لئے ارشاد کیا تو ہم سب نے کہا کہ بھوک نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ "لا تجمعن جوعًا وکذبًا"۔ یعنی بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرنا۔ ایک بار آپ دولت خانہ میں تشریف لے گئے تو حضرت عائشہؓ کو دیکھا کہ اپنے بھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سر میں جوئیں دیکھ رہی ہیں اور جھوٹ موٹ اپنے ناخنوں پر چٹ چٹ کی آواز کرتی جاتی ہیں۔ آپ نے یہ دیکھکر فرمایا کہ "اے عائشہ ایسا مت کیا کرو کیا تم کو خبر نہیں کہ یہ انگلیوں کا جھوٹ ہی"۔ ایک مرتبہ ایک بی بی نے آپ کے سامنے اپنے بچے کو یہ کہکر بلایا۔ بیٹا یہاں آؤ تم کو کچھ دینگے۔ آپ نے پوچھا کہ تم نے اُس کو کیا دینے کی نیت کی تھی عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک کھجور دیدونگی اس پر آپ نے فرمایا کہ "اگر تم اُس کو کچھ نہ دوگی تو وہ قول تمہارے نامۂ اعمال میں جھوٹ لکھا جائیگا"۔ آپ نے جھوٹ کی ممانعت کا یہاں تک اہتمام فرمایا ہی کہ ایسے الفاظ کے کہنے سے بھی روکا ہی جن میں جھوٹ کا احتمالی پہلو بھی نکلتا ہو۔ چنانچہ فرمایا ہی کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ "میں نے سارے رمضان روزہ رکھا ہی اور سارے رمضان رات کو قیام کیا"۔ وجہ ممانعت ظاہر ہی کہ رمضان میں روزہ صرف دن کو ہوتا ہی اور تمام رات آدمی کھڑا نہیں رہتا بلکہ کچھ نہ کچھ حصہ رات کا اور کاموں میں صرف ہو جاتا ہی۔ جھوٹ بولنے کی علت آپ نے یہ بیان فرمائی ہی کہ "جھوٹ وہی بولتا ہی جو اپنے نفس کو ذلیل سمجھتا ہی"۔ جھوٹ کی بدترین صورت نفاق ہی۔ جو لوگ آپ کے عہد میں مدینہ میں بظاہر مسلمان اور دل میں کافر تھے وہ اُن لوگوں سے بنگاہ شرع میں بدرجہا بدتر تھے جو ظاہر و باطن دونوں طرح کفر میں آلودہ تھے چنانچہ کلام مجید میں فرمایا ہی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یعنی اہل نفاق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہونگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی داخل نفاق ہی کہ جو دل میں نہو وہ زبان سے کہا جائے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے ایک بار ایک شخص سے پوچھا کہ فلاں آدمی کے ساتھ تمہارا کیا برتاؤ ہی اُس نے کہا کہ جب اُس سے ملاقات ہوتی ہی تو اُس سے دل خوش کُن باتیں کہہ دیتا ہوں اور جب اُس کے پاس سے ہٹ آتا ہوں تو اُس کے خلاف کہتا ہوں۔ اُنھوں نے سُن کر کہا کہ "ہم آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں اس کو بھی نفاق ہی شمار کرتے تھے" کہنا اور اُس پر عمل نہ کرنا بھی داخل نفاق ہی۔ حضرت حذیفہؓ آپ کے صحابی سے کسی نے بعد وفات آنحضرت پوچھا کہ نفاق کیا ہی تو اُنھوں نے جواب دیا کہ جو آدمی اسلام کی صفت بیان کرے۔ اور اُس پر عمل نہ کرے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہی کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون یعنی یہ خدا کو سخت ناگوار ہی کہ تم وہ کہو جو نہ کرو (یارب تو اس مضمون کے راقم کو قول بے عمل سے بچائیو) حدیث میں ہی کہ "منافق کی نشانیاں تین ہیں جس وقت بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ جب انسان کی بدکاری انتہا کو پہونچ جاتی ہی تو وہ اپنی آنکھوں کا مالک بن جاتا ہی اور جب چاہتا ہی رونا شروع کر دیتا ہی" یہی مضمون دوسرے پیرایہ میں یوں فرمایا ہی۔ "اہل ایمان دل سے روتے ہیں اور اہل نفاق دماغ سے" اس کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب اہل نفاق کی عقل رونے کا اشارہ کرتی ہی رونے لگتے ہیں اگرچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل پر کچھ اثر نہ ہو)

امانت

امانت کے باب میں جو حدیثیں آئی ہیں اُن کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ امانت اہل ایمان کے لئے بہت مہتم بالشان اور ضروری صفت ہے اور جس طرح امانت و ایمان میں لفظاً قرب ہے اُسی طرح معنی کے لحاظ سے وہ دونوں قریباً ایک ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ "مومن میں ہر ایک بدعادت کا خلقی ہونا ممکن ہے باستثناے جھوٹ اور خیانت کے" یہ حدیث صاف کہہ رہی ہے کہ ایمان اور خیانت جمع نہیں ہو سکتے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ نے جب کبھی خطبہ پڑھا یہ ضرور فرمایا لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهد له۔ یعنی (جس میں امانت نہیں اُس کا ایمان نہیں۔ اور جس میں پابندی عہد نہیں اُس کا دین نہیں) ارشاد ہوا ہے کہ "جو شخص تجھکو امین بنائے اُس کی امانت ادا کر اور جو تیرے ساتھ خیانت کرے تو اُس کے ساتھ خیانت مت کر" یعنی امانت پر بہ حیثیت امانت قائم رہنا چاہیے نہ بہ حیثیت معاوضہ۔ فرماتے ہیں "امانت تونگری ہے۔ امانت عزت ہے" سچ ہے جس دل میں خیانت کی کھوٹ ہے وہ حقیقی عزت کب پا سکتا ہے اور نہ اُس میں سچی تونگری کا نشہ موجزن ہو سکتا ہے۔ ارشاد ہوا ہے "تمہاری دین کی جو صفت سب سے اول جائیگی وہ امانت ہوگی"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ کہتے ہیں تم کسی کی نماز کی طرف مت دیکھو تم کسی کے روزہ کی طرف مت دیکھو مگر یہ دیکھو کہ وہ جب بات کرتا ہے تو سچ بولتا ہے۔ جب امین بنایا جاتا ہے تو امانت ادا کرتا ہے اور جب دنیا میں مبتلا ہو تو پرہیزگار رہے" وہی یہ بھی کہتے ہیں "تم کسی کی نماز روزہ سے دھوکہ مت کھانا، جو چاہے نماز پڑھے اور جو چاہے روزہ رکھے۔ اصل بات یہ ہے کہ اُس کا ایمان نہیں جس میں امانت نہیں" یہ بھی حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ "کسی آدمی کے طنطنہ پر مت جاؤ جو شخص امانت ادا کرے اور آدمیوں کی بُرائی بھلائی سے بچے وہ مبارک بندہ ہے" حدیث میں خیانت سے احتیاط کا یہاں تک اہتمام ہے کہ اشارہ کنایہ کو بھی داخل خیانت فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے الایماء خیانۃ اشارہ کنایہ خیانت ہے۔

وفاے عہد

وفاے عہد کی بھی ایسی ہی تاکید ہے جیسی کہ امانت کی۔ جس طرح امانت ایمان کے لئے لازم ہے اسی طرح عہد دین کے واسطے۔ چنانچہ فرمایا ہے لادین لمن لا عھد لہٗ یعنی جس میں پابندی عہد نہیں وہ دیندار نہیں ارشاد ہوا ہے "آیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ تم میں برگزیدہ کون لوگ ہیں۔ تم میں برگزیدہ وہ لوگ ہیں جو پاک دلی کے ساتھ عہد کو پورا کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن سب سے اچھے بندے خدا کے وہ ہونگے جو پاک دلی سے عہد کو پورا کریں" وفائے عہد کے بارے میں اسلام نے کسی دین یا گروہ کی تخصیص نہیں کی بلکہ یہ حکم دیا ہی کہ جس سے عہد کرو اُس کو صدق و امانت کے ساتھ پورا کرو۔ چنانچہ آپ کے صحابی حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر سے پیشتر اُنکو اور اُن کے باپ کو مشرکین نے پکڑ کر یہ عہد لے لیا کہ بدر میں آنحضرت کے ساتھ ہو کر کفار سے نہ لڑیں جب وہاں سے چھوٹ کر اُنھوں نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے جو عہد ان سے کیا ہی وہ پورا کرو ہم کو اُن کے مقابلہ میں صرف خدا تعالیٰ کی مدد کی آرزو ہی جو لوگ واقعہ بدر کی اہمیت سے واقف ہیں وہ اس حدیث سے وفائے عہد کی تاکید کا پتا لگا سکتے ہیں۔ وفائے عہد کا سب سے اہم واقعہ تاریخ اسلام میں اُس عہد کی پابندی ہی جو مسلمانوں نے اُن غیر مذہب والوں سے کر کے نباہا جو ذمی کہلاتے تھے۔ کیسی عجیب بات ہی کہ ایک قوم پورے جوش کے ساتھ اپنے مذہب کی حمایت کو اُٹھے اور اُس پر اپنی جان و مال اولاد آرام و آسائش کو قربان کر دے اور وہی قوم جب اپنے زیر سایہ غیر مذہب والوں کو لے لے تو اُس کی نفرت محبت سے اور مخالفت ارتباط سے بدل جائے اور وہ اُس عہد کی اس درجہ پابندی کریں کہ جب حق بات غیر مذہب والوں کی طرف ہو تو اپنے ہم مذہبوں کے مقابلے میں اُن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حامی ہو جائیں۔ صدہا واقعات میں سے ہم دو ایک واقعے یہاں بطور نمونہ الفاروق سے نقل کرتے ہیں۔

"عہد حضرت عمرؓ میں شام کے شہر حمص کی فتح کے بعد قیصر نے بڑے سر و سامان سے مسلمانوں کے مقابلہ میں لشکر روانہ کیا اور اپنی تمام قوت اُس کی تیاری میں صرف کردی سپہ سالارِ اسلام حضرت ابو عبیدہ نے جو جو مقامات فتح کر لئے تھے وہاں کے امرا اور رئیس اُن کے عدل و انصاف کے اس قدر گرویدہ ہو گئے تھے کہ باوجود تخالف مذہب کے خود اپنی طرف سے دشمن کی خبر لانے کے لئے جاسوس مقرر کر رکھے تھے۔ چنانچہ اُن کے ذریعے سے حضرت ابوعبیدہ کو تمام واقعات کی اطلاع ہوئی۔ اُنھوں نے تمام افسروں کو جمع کیا اور کھڑے ہو کر ایک پُر اثر تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مسلمانوں خدا نے بار بار تم کو جانچا اور تم اُس کی جانچ میں پورے اُترے۔ چنانچہ اس کے صلے میں خدا نے ہمیشہ تم کو مظفر و منصور رکھا اب تمہارا دشمن اس سر و سامان سے تمہارے مقابلے کے لئے چلا ہے کہ زمین کانپ اُٹھی ہے اب بتاؤ کیا صلاح ہے۔ یزید بن ابی سفیان (معاویہ کے بھائی) کھڑے ہوئے اور کہا کہ میری رائے ہے کہ عورتوں اور بچوں کو شہر میں رہنے دیں اور ہم خود شہر کے باہر لشکر آرا ہوں۔ اس کے ساتھ خالد اور عمرو بن العاص کو خط لکھا جائے کہ دمشق اور فلسطین سے چل کر مدد کو آئیں۔ شرجیل بن حسنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ اس موقع پر ہر شخص کو آزادانہ راے دینی چاہیئے۔ یزید نے جو راے دی بے شبہ خیر خواہی سے دی لیکن میں اس کا مخالف ہوں شہر والے تمام عیسائی ہیں ممکن ہی کہ وہ تعصب سے ہمارے اہل وعیال کو پکڑ کر قیصر کے حوالے کردیں یا خود مار ڈالیں۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا اس کی تدبیر یہ ہی کہ ہم عیسائیوں کو شہر سے نکال دیں۔ شرجیل نے اُٹھکر کہا اے امیر! تجھکو ہرگز حق حاصل نہیں۔ ہم نے ان عیسائیوں کو اس شرط پر امن دیا ہی کہ وہ شہر میں اطمینان سے رہیں اس لئے نقضِ عہد کیونکر ہوسکتا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے اپنی غلطی تسلیم کی۔ لیکن یہ بحث طے نہیں ہوئی کہ آخر کیا کیا جائے۔ عام حاضرین نے راے دی کہ حمص میں ٹھیر کر امدادی فوج کا انتظار کیا جائے۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ اتنا وقت کہاں ہی۔ آخر یہ راے ٹھیری کہ حمص چھوڑ کر دمشق روانہ ہوں۔ وہاں خالد موجود ہیں اور عرب کی سرحد قریب ہی۔ یہ ارادہ مصمم ہوچکا تو حضرت ابو عبیدہ نے حبیب بن مسلمہ کو جو افسر خزانہ تھے بلاکر کہا کہ عیسائیوں سے جو جزیہ یا خراج لیا جاتا ہی اُس معاوضہ میں لیا جاتا ہی کہ ہم اُن کو اُن کے دشمنوں سے بچاسکیں۔ لیکن اس وقت ہماری حالت ایسی نازک ہی کہ ہم اُن کی حفاظت کا ذمہ نہیں اُٹھا سکتے۔ اس لئے جو کچھ اُن سے وصول ہوا ہی سب اُن کو واپس دیدو اور اُن سے کہدو کہ تمہارے ساتھ جو تعلق تھا اب بھی ہی لیکن چونکہ اس وقت تمہاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہوسکتے اس لئے جزیہ جو حفاظت کا معاوضہ ہے تم کو واپس کیا جاتا ہے چنانچہ کئی لاکھ کی رقم جو وصول ہوئی تھی کل واپس کردی گئی عیسائیوں پر اس واقعہ کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ روتے جاتے تھے اور جوش کے ساتھ کہتے جاتے تھے کہ خدا تم کو واپس لائے۔ یہودیوں پر اس سے بھی زیادہ اثر ہوا۔ اُنھوں نے کہا توریت کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں قیصر حمص پر قبضہ نہیں کرسکتا۔ یہ کہکر شہرپناہ کے دروازے بند کردیے اور ہر جگہ چوکی پہرہ بٹھادیا۔

ابوعبیدہ نے صرف حمص والوں کے ساتھ یہ برتاؤ نہیں کیا بلکہ جس قدر اضلاع فتح ہوچکے تھے ہر جگہ لکھ بھیجا کہ جزیہ کی جس قدر رقم وصول ہوئی ہے واپس کردی جائے"۔

"حضرت عمرؓ نے ذمی رعایا کو جو حقوق دیے اُس کا مقابلہ اگر اُس زمانہ کی سلطنتوں سے کیا جائے تو کسی طرح کا تناسب نہ ہوگا۔ حضرت عمرؓ کے ہمسایہ میں جو سلطنتیں تھیں وہ روم اور فارس تھیں۔ ان دونوں سلطنتوں میں غیر قوموں کے حقوق غلاموں سے بھی بدتر تھے۔ شام کے عیسائی باوجود یکہ رومیوں کے ہم مذہب تھے تاہم اُن کو اپنی مقبوضہ زمینوں پر کسی قسم کا مالکانہ حق حاصل نہیں تھا۔ بلکہ وہ خود ایک قسم کی جائداد خیال کئے جاتے تھے۔ چنانچہ زمین کے انتقال کے ساتھ وہ بھی منتقل ہوجاتے تھے اور مالک سابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اُن پر جو مالکانہ اختیارات حاصل تھے وہی قابض حال کو حاصل ہو جاتے تھے۔ یہودیوں کا حال اور بدتر تھا بلکہ اس قابل نہ تھا کہ کسی حیثیت سے اُن پر رعایا کا اطلاق ہو سکتا۔ کیونکہ رعایا آخر کچھ نہ کچھ حق رکھتی ہے اور وہ حق کے نام سے بھی محروم تھے۔ فارس میں جو عیسائی تھے اُن کی حالت اور بھی رحم کے قابل تھی۔

حضرت عمرؓ نے جب ان ممالک کو زیرنگین کیا تو دفعتاً وہ حالت بدل گئی جو حقوق ان کو دیے گئے اُس کے لحاظ سے گویا وہ رعایا نہیں رہے بلکہ اس قسم کا تعلق رہ گیا جیسا دو برابر کے معاہدہ کرنے والوں میں ہوتا ہے مختلف ممالک کی فتح کے وقت جو معاہدے لکھے گئے ہم اُن کو اس مقام پر بعینہ نقل کرتے ہیں جس سے اس دعوے کی تصدیق ہوگی اور ساتھ ہی اس بات کے موازنہ کا موقع ملے گا کہ یورپ نے باایں ہمہ دعوی تہذیب اس قسم کے حقوق کبھی غیر قوموں کو نہیں دیے ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ تاریخوں میں جو معاہدے منقول ہیں اُن میں بعض مفصل اور باقی مجمل ہیں۔ کیونکہ مفصل شرائط کا بار بار اعادہ کرنا تطویل عمل کا باعث تھا اس لئے اکثر معاہدوں میں کسی مفصل معاہدہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ بیت المقدس کا معاہدہ جو خود حضرت عمرؓ کی موجودگی میں اور اُن کے الفاظ میں لکھا گیا ہے حسب ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذا ما اعطى عبدُ الله عمر امير المؤمنين
أهلَ ايليا من الأمان أعطاهُم
أماناً لأنفسهم واموالهم ولكنائسهم
وصلبانهم وسقيمها وبريها وسائر
ملتها انه لا يسكن كنائسهم ولا تهدم
ولا ينتقص منها ولا من حيزها ولا
من صليبهم ولا من شئ من اموالهم
ولا يكرهون على دينهم ولا يضارّ
احدٌ منهم ولا يسكن بايلياء معهم
احدٌ من اليهود وعلى اهل ايليا
ان يعطوا الجزية كما يعطى اهل المدائن
وعليهم ان يخرجوا منها الروم واللصوت
فمن خرج منهم فهو آمن على نفسه
وماله حتى يبلغوا مأمنهم ومن اقام
منهم فهو آمنٌ وعليه مثل اهل
ايليا من الجزية ومن احب من
اهل ايليا ان يسير بنفسه وماله

یہ وہ امان ہی جو خدا کے غلام امیر المومنین
عمرؓ نے ایلیا کے لوگوں کو دی۔ یہ امان اُنکی جان
مال گرجا صلیب تندرست بیمار اور اُنکے تمام
مذہب والوں کے لئے ہی اس طرح پر کہ اُن کے
گرجاؤں میں نہ سکونت کی جائیگی نہ وہ ڈھائے
جائینگے نہ اُن کو نہ اُن کے احاطے کو کچھ نقصان
پہنچایا جائیگا نہ اُنکے صلیبوں اور اُنکے مال میں
کچھ کمی کی جائیگی۔ مذہب کے بارے میں اُن پر جبر
نہ کیا جائیگا نہ اُن میں سے کسی کو نقصان پہنچایا
جائیگا۔ ایلیا میں اُن کے ساتھ یہودی نہ رہنے
پائینگے۔ ایلیا والوں پر فرض ہی کہ اور شہروں
کی طرح جزیہ دیں اور یونانیوں کو نکالدیں ان
یونانیوں میں سے جو شہر سے نکلے گا اُسکے جان
اور مال کو امن ہی تاآنکہ وہ جلے پناہ میں
پہنچ جائے اور جو ایلیا میں رہنا اختیار کرلے
تو اُس کو بھی امن ہی اور اُس کو جزیہ دینا ہوگا
اور ایلیا والوں میں سے جو شخص اپنی جان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مع الروم ویخلی بیعھم وصلبھم	اور مال لیکر یونانیوں کے ساتھ چلا جانا چاہے
فانھم اٰمنون علیٰ انفسھم وعلیٰ	تو اُن کو اور اُن کے گرجاؤں کو اور صلیبوں کو
بیعھم وصلبھم حتی یبلغوا مأمنھم	امن ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جاے پناہ تک
وعلیٰ مافی ھذا الکتاب عھد اللہ	پہنچ جائیں اور جو کچھ اس تحریر میں ہے اس پر
وذمۃ رسولہ وذمۃ الخلفاء و	خدا رسول خدا کا۔ خلفا کا۔ مسلمانوں کا ذمہ
ذمۃ المومنین اذا اعطوا الذی	ہے۔ بشرطیکہ یہ لوگ جزیہ مقررہ ادا کرتے رہیں
علیھم من الجزیۃ شھد علیٰ ذلک	اس تحریر پر گواہ ہیں خالد ابن الولید
خالد بن الولید وعمرو بن العاص و	اور عمرو بن العاص اور عبد الرحمن بن
عبد الرحمٰن بن عوف ومعاویۃ بن	عوف اور معاویہ بن ابی سفیان اور ۱۵ھ
ابی سفیان کتب وحضر سنۃ ۱۵ھ	میں لکھا گیا۔

اس فرمان میں صاف یہ تصریح ہے کہ عیسائیوں کے جان، مال اور مذہب ہر طرح سے محفوظ رہیگا اور یہ ظاہر ہے کہ کسی قوم کو جس قدر حقوق حاصل ہو سکتے ہیں انہی تین چیزوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ گرجے اور چرچ کی نسبت یہ تفصیل ہے کہ وہ نہ توڑے جائینگے، نہ اُن کی عمارت کو کسی طرح کا نقصان پہنچایا جائیگا نہ اُن کے احاطوں میں دست اندازی کی جائیگی۔ مذہبی آزادی کی نسبت دوبارہ تصریح ہے کہ لا یکرھون علی دینھم۔ عیسائیوں کے خیال میں چونکہ حضرت عیسیٰ کو یہودیوں نے صلیب دیکر قتل کیا تھا اور یہ واقعہ خاص بیت المقدس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیش آیا تھا اس لئے، اُن کی خاطر سے یہ شرط منظور کی کہ یہودی بیت المقدس میں نہ رہنے پائینگے۔ یونانی باوجود اس کے کہ مسلمانوں سے لڑے تھے اور درحقیقت وہی مسلمانوں کے اصلی عدو تھے تاہم اُن کے لئے یہ رعایتیں ملحوظ رکھیں کہ بیت المقدس میں رہنا چاہیں تو رہ سکتے ہیں اور نکل جانا چاہیں تو نکل جاسکتے ہیں، دونوں حالتوں میں اُن کو امن حاصل ہوگا اور اُن کے گرجاؤں اور معبدوں سے کچھ تعرض نہ کیا جائیگا۔ سب سے بڑھکر یہ کہ بیت المقدس کے عیسائی اگر یہ چاہیں کہ وطن سے نکل کر رومیوں سے جا ملیں تو اس پر بھی اُن سے کچھ تعرض نہ کیا جائیگا۔ بلکہ اُن کے گرجے وغیرہ جو بیت المقدس میں ہیں سب محفوظ رہیں گے۔ کیا کوئی قوم مفتوح ملک کے ساتھ اس سے بڑھکر انصاف برتاؤ کرسکتی ہے؟

سب سے مقدم امر یہ ہے کہ ذمیوں کی جان و مال کو مسلمانوں کی جان و مال کے برابر قرار دیا۔ کوئی مسلمان اگر کسی ذمی کو قتل کر ڈالتا تھا تو حضرت عمرؓ فوراً اُس کے بدلے مسلمان کو قتل کرادیتے تھے۔ امام شافعی نے روایت کی ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے حیرہ کے ایک عیسائی کو مار ڈالا حضرت عمرؓ نے لکھ بھیجا کہ قاتل، مقتول کے وارثوں کو دیدیا جائے۔ چنانچہ وہ شخص مقتول کے وارث کو جس کا نام حنین تھا حوالہ کیا گیا اور اُس نے اُس کو قتل کر ڈالا مال اور جائداد کے متعلق اُن کے حقوق کی حفاظت اس سے بڑھکر کیا ہو سکتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کہ جس قدر زمینیں اُن کے قبضے میں تھیں اُسی حیثیت سے بحال رکھی گئیں جس حیثیت سے فتح سے پہلے ان کے قبضے میں تھیں۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کو اُن زمینوں کا خریدنا بھی ناجائز قرار دیا گیا۔ چنانچہ اس بحث کو ہم تفصیل کے ساتھ محاصل مُلکی کے بیان میں لکھ آئے ہیں۔

مال گزاری جو مشخص کی گئی وہ نہایت نرم اور ہلکی تھی اس پر بھی حضرت عمرؓ کو ہمیشہ یہ خیال رہتا تھا کہ کہیں ان پر سختی تو نہیں کی گئی۔ چنانچہ مرتے مرتے بھی یہ خیال نہ گیا۔ ہر سال یہ معمول تھا کہ جب عراق کا خراج آتا تھا تو دس شخص کوفہ اور دس شخص بصرہ سے طلب کیے جاتے تھے اور حضرت عمرؓ ان سے چار دفعہ تباکید قسم لیتے تھے کہ مال گزاری کے وصول کرنے میں کچھ سختی تو نہیں کی گئی ہے۔ وفات سے دو تین دن پہلے کا واقعہ ہے کہ افسران بندوبست کو بُلایا اور تشخیص جمع کے متعلق ان سے گفتگو کی اور بار بار پوچھتے رہے کہ جمع سخت تو نہیں مقرر کی گئی۔

ایک بڑا حق جو رعایا کو حاصل ہوسکتا ہے یہ ہے کہ انتظامات مُلکی میں اُن کو حصہ دیا جائے۔ حضرت عمرؓ ہمیشہ اُن انتظامات میں جن کا تعلق ذمیوں سے ہوتا تھا ذمیوں کے مشورہ اور استصواب کے بغیر کام نہیں کرتے تھے۔ عراق کا بندوبست جب پیش تھا تو عجمی رئیسوں کو مدینہ میں بُلا کر مال گزاری کے حالات دریافت کئے مصر میں جو انتظام کیا اُس میں مقوقس سے اکثر رائے لی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان ومال و جائداد کے متعلق جو حقوق ذمیوں کو دیے گئے تھے وہ صرف زبانی نہ تھے بلکہ نہایت مضبوطی کے ساتھ اُن کی پابندی کی جاتی تھی۔ شام کے ایک کاشتکار نے شکایت کی کہ اہل فوج نے اُس کی زراعت کو پامال کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے بیت المال سے دس ہزار درم اُس کو معاوضہ میں دلوائے۔ اضلاع کے حکام کو تاکیدی فرمان بھیجتے تھے کہ ذمیوں پر کسی طرح کی زیادتی نہ ہونے پائے۔ خود بالمشافہ لوگوں کو اس کی تاکید کرتے رہتے تھے۔ قاضی ابو یوسفؒ نے کتاب الخراج باب الجزیہ میں روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ جب شام سے واپس آ رہے تھے تو چند آدمیوں کو دیکھا کہ دھوپ میں کھڑے ہیں اور اُن کے سر پر تیل ڈالا جا رہا ہے۔ لوگوں سے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے۔ معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے جزیہ نہیں ادا کیا ہے اس لئے ان کو سزا دی جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ آخر ان کا عذر کیا ہے لوگوں نے کہا ناداری۔ فرمایا کہ چھوڑ دو اور ان کو تکلیف نہ دو۔ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ لا تعذبوا الناس فان الذین یعذبون الناس فی الدنیا یعذبھم اللہ یوم القیمۃ یعنی آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کو تکلیف نہ دو جو لوگ دنیا میں لوگوں کو عذاب پہنچاتے ہیں خدا قیامت میں اُن کو عذاب پہنچائیگا۔ حضرت ابو عبیدہؓ کو شام کی فتح کے بعد جو فرمان لکھا اُس میں یہ الفاظ تھے:

وامنع المسلمین من ظلمھم ۔۔ مسلمانوں کو منع کرنا کہ ذمیوں پر ظلم نہ کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضرارھم واکل اموالھم الا بحلھا	پائیں نہ اُن کو نقصان پہنچانے پائیں نہ اُن کا
وَوَفِ لھم بشرطھم الذی شرطت	مال بے وجہ کھانے پائیں اور جس قدر شرطیں
لھم فی جمیع ما اعطیتھم	تم نے اُن سے کی ہیں سب وفا کرو۔

حضرت عمرؓ نے وفات کے قریب خلیفہ ہونے والے شخص کے لئے ایک مفصل وصیت فرمائی تھی۔ اس وصیت نامہ کو امام بخاری، ابوبکر بیہقی، جاحظ اور بہت سے مورخین نے نقل کیا ہے اُس کا اخیر فقرہ یہ ہے

واوصیتہ بذمۃ اللہ وذمۃ	یعنی میں اُن لوگوں کے حق میں وصیت کرتا ہوں
رسولہ ان یوفی لھم بعھدھم	جن کو خدا و رسول کا ذمہ دیا گیا ہے (یعنی ذمی) اُنسے
وان یقاتل من ورائھم وان لا	جو عہد ہے وہ پورا کیا جائے اور اُنکی حمایت میں لڑا جائے
یکلفوا فوق طاقتھم	اور اُنکو اُنکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے۔

اس سے زیادہ کیا ہوسکتا ہے کہ حضرت عمرؓ مرتے وقت بھی ذمیوں کو نہ بھولے۔ غرفہ ایک صحابی تھے اُن کے سامنے ایک عیسائی نے جناب رسول اللہ صلعم کو گالی دی۔ غرفہ نے اُس کے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا۔ عیسائی نے عمرو بن العاص کے پاس جاکر شکایت کی اُنہوں نے غرفہ کو بُلا بھیجا اور باز پرس کی۔ غرفہ نے واقعہ بیان کیا۔ عمرو بن العاص نے کہا ذمیوں سے امن کا معاہدہ ہوچکا ہے غرفہ نے کہا نعوذ باللہ اُن کو یہ اجازت ہرگز نہیں دی گئی ہے کہ رسول اللہ کو علانیہ گالیاں دیں۔ اُن سے یہ معاہدہ ہوا ہے کہ اپنے گرجاؤں میں جو کچھ چاہیں کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر اُن پر کوئی دشمن چڑھ آئے تو ہم اُن کی طرف سے سینہ سپر ہو کر لڑیں اور اُن پر کوئی ایسا بار نہ ڈالا جائے جس کے وہ متحمل نہ ہوں۔ عمرو بن العاص نے کہا ہاں یہ سچ ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ذمیوں کے حفظ حقوق کا کس قدر خیال رکھا جاتا تھا۔ مذہبی امور میں ذمیوں کو پوری آزادی حاصل تھی وہ ہر قسم کے رسوم مذہبی ادا کرتے تھے۔ علانیہ ناقوس بجاتے صلیب نکالتے تھے ہر قسم کے میلے ٹھیلے کرتے تھے اُن کے پیشوایان مذہبی کو جو مذہبی اختیارات حاصل تھے بالکل برقرار رکھے گئے تھے۔ مصر میں اسکندریا کا پیٹریارک بنیامین تیرہ برس تک رومیوں کے ڈر سے اِدھر اُدھر مارا مارا پھرا۔ عمرو بن العاص نے جب مصر فتح کیا تو ۲۰ھ میں اس کو تحریری امان لکھکر بھیجی وہ نہایت ممنون ہوکر آیا اور پیٹریارک کی کرسی دوبارہ اُس کو نصیب ہوئی۔ چنانچہ علامہ مقریزی نے اپنی کتاب صفحہ ۴۹۲ جلد اول میں اس واقعہ کی پوری تفصیل لکھی ہے۔ اور معاہدات میں اور امور کے ساتھ مذہبی آزادی کا حق التزام کے ساتھ درج کیا جاتا تھا۔ چنانچہ بعض معاہدات کے اصلی الفاظ ہم اس موقع پر نقل کرتے ہیں۔ حذیفہ بن الیمان نے ماہ دینار والوں کو جو تحریر لکھی تھی اس میں یہ الفاظ تھے۔

لا یغیرون عن ملة ولا یحال بینهم	اُن کا مذہب نہ بدلا جائیگا۔ اور اُن کے
وبین شرائعهم	مذہبی امور میں کچھ دست اندازی نہ کیجائیگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرجان کی فتح کے وقت یہ معاہدہ لکھا گیا۔

لهم الامان علی انفسهم واموالهم وملئهم وشرائعهم ولا یغیر من شئ من ذلك	ان کی جان اور مال اور مذہب و شریعت کو امان ہے اور اس میں سے کسی شے میں تغیر نہ کیا جائیگا۔

آذربائیجان کے معاہدہ میں یہ تصریح تھی۔

الامان علی انفسهم واموالهم و ملئهم وشرائعهم	جان مال مذہب اور شریعت کو امان ہے۔

موقان کے معاہدہ میں یہ الفاظ تھے۔

الامان علی اموالهم وانفسهم و ملتهم وشرائعهم	جان۔ مال اور شریعت کو امان ہے۔

حضرت عمرؓ اسلام کی اشاعت کی اگرچہ نہایت کوشش کرتے تھے اور منصب خلافت کے لحاظ سے ان کا یہ فرض تھا۔ لیکن وہیں تک جہاں تک وعظ اور پند کے ذریعہ سے ممکن تھا۔ ورنہ یہ خیال وہ ہمیشہ ظاہر کر دیا کرتے تھے کہ مذہب کے قبول کرنے پر کوئی شخص مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ استق ان کا ایک عیسائی غلام تھا۔ اُس کو ہمیشہ مذہب اسلام کے قبول کرنے کی ترغیب دلاتے تھے لیکن جب اُس نے انکار کیا تو فرمایا۔ لا اکراہ فی الدین۔ یعنی مذہب میں زبردستی نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت یہ ہے کہ واقعات سے جو نتیجہ استنباط کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے ملکی حقوق کے لحاظ سے ذمیوں اور مسلمانوں میں کوئی تمیز نہیں رکھی تھی۔ کوئی مسلمان اگر ذمی کو قتل کرتا تھا تو بے دریغ اُس کے قصاص میں قتل کر دیا جاتا تھا مسلمان اگر ذمی سے سخت کلامی کرتے تھے تو پاداش کے مستحق ہوتے تھے۔ ذمیوں سے جزیہ اور عشور کے سوا کسی قسم کا محصول نہیں لیا جاتا تھا۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی۔ جس کی مقدار دونوں سے زیادہ تھی۔ اس کے سوا عشور مسلمانوں سے بھی وصول کیا جاتا تھا۔ البتہ اُس کی شرح بمقابلہ ذمیوں کے کم تھی۔ بیت المال سے والنٹیروں کو گھر بیٹھے جو تنخواہیں ملتی تھیں ذمی بھی اُس میں برابر کے شریک تھے سب سے بڑھکر یہ (اور درحقیقت صرف اسی ایک مثال سے اس بحث کا فیصلہ ہو سکتا ہے) کہ یہ جو قاعدہ تھا کہ جو مسلمان اپاہج اور ضعیف ہو جاتا تھا اور محنت و مزدوری سے معاش نہیں پیدا کر سکتا تھا بیت المال سے اس کا وظیفہ مقرر ہو جاتا تھا۔ اسی قسم کی بلکہ اس سے زیادہ فیاضانہ رعایت ذمیوں کے ساتھ بھی مرعی تھی۔ اوّل اوّل یہ قاعدہ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں مقرر ہوا چنانچہ خالد ابن الولید نے حیرہ کی فتح میں جو معاہدہ لکھا اس میں یہ الفاظ تھے۔

وجعلت لهم ايما شيخ ضعف عن العمل — اور میں نے اُن کو یہ حق دیا کہ اگر کوئی
او اصابه آفة من الآفات او كان — بوڑھا شخص کام کرنے سے معذور ہو جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علینا فافتقر وصار اهل دینه مصدقون	یا اُس پر کوئی آفت آئے یا پہلے دولتمند تھا پھر
علیه طرحت جزیة وعیل من بیت مال	غریب ہوگیا اور اس وجہ سے اُسکے ہم مذہب
المسلمین وعیاله وما اقام بدار الهجرة	اس کو خیرات دینے لگے تو اُس کا جزیہ موقوف
ودار الاسلام فان خرجوا الی غیر	کردیا جائیگا۔ اور اُسکو اور اُسکی اولاد کو مسلمانوں کے
دار الهجرة ودار الاسلام	بیت المال سے نفقہ دیا جائیگا۔ جبتک وہ مسلمانوں کے
فلیس علی المسلمین النفقة علی	ملک میں رہے لیکن اگر وہ غیر ملک میں چلا جائے
عیالهم	تو مسلمانوں پر اُس کا نفقہ واجب نہ ہوگا

یہ قاعدہ حضرت عمرؓ کے عہد میں بھی قائم رہا بلکہ حضرت عمرؓ نے اُس کو قرآن مجید کی آیت سے مستند کردیا۔ یعنی بیت المال کے داروغہ کو یہ لکھ بھیجا کہ قرآن مجید کی آیت انما الصدقات للفقراء والمساکین (صدقہ اور خیرات فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہی) اس میں فقراء کے لفظ سے مسلمان اور مسکین کے لفظ سے اہل کتاب یہودی اور عیسائی مراد ہیں۔ اس واقعہ کی تفصیل یہ ہی کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک پیر کہن سال کو بھیک مانگتے دیکھا پوچھا کہ بھیک کیوں مانگتا ہی اُس نے کہا مجھ پر جزیہ لگایا گیا ہی اور مجھکو ادا کرنے کا مقدور نہیں حضرت عمرؓ اُس کو ساتھ گھر پر لوا لائے اور کچھ نقد دیکر بیت المال کے داروغہ کو کہلا بھیجا کہ اس قسم کے معذوروں کے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر کردیا جائے اسی واقعہ میں آیت مذکورۂ بالا کا حوالہ دیا اور یہ بھی فرمایا کہ واللہ یہ انصاف کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات نہیں کہ ان لوگوں کی جوانی سے ہم متمتع ہوں اور بڑھاپے میں ان کو نکالدیں
ذمیوں کی عزت و آبرو کا اُسی قدر استحفاظ تھا جس قدر مسلمانوں کی عزت و
ناموس کا انکی نسبت کسی قسم کی تحقیر کا لفظ استعمال کرنا نہایت ناپسندیدہ خیال کیا
جاتا تھا۔ عمیر بن سعد جو حمص کے حاکم تھے اور زہد و تقدس و ترک دنیا میں تمام
عہدہ دارانِ خلافت میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا۔ ایک دفعہ ان کے مُنہ سے
ایک ذمی کی شان میں یہ لفظ نکل گیا اخزاك الله یعنی خدا تجھکو رسوا کرے
اس پر ان کو اس قدر ندامت اور تاسف ہوا کہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر
ہوکر نوکری سے استعفا دیدیا اور کہا کہ اس نوکری کی بدولت مجھ سے یہ
حرکت صادر ہوئی۔ ایک خاص بات جو سب سے بڑھکر لحاظ کے قابل ہی یہ ہی
کہ ذمیوں نے اگر کبھی سازش یا بغاوت کی تب بھی اُن کے ساتھ مراعات کو
ملحوظ رکھا۔ آج کل جن حکومتوں کو تہذیب و ترقی کا دعویٰ ہی رعایا کے
ساتھ اُن کی تمام عنایت اُسی وقت تک ہی جب تک اُن کی طرف سے
کوئی پولیٹکل شبہ نہ پیدا ہو۔ ورنہ دفعتاً وہ تمام مہربانی غضب اور قہر سے
بدل جاتی ہی اور ایسا خونخوار اور پرغیظ انتقام لیا جاتا ہی کہ وحشی قومیں بھی
اُس سے کچھ زیادہ نہیں کرسکتیں برخلاف اسکے حضرت عمرؓ کا قدم کسی حالت میں جادہ
انصاف سے ذرا نہیں ہٹتا۔ شام کے آخری سرحد پر ایک شہر تھا جس کا نام
عربسوس تھا اور جس کی دوسری سرحد ایشیاے کوچک سے ملی ہوئی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شام جب فتح ہوا تو یہ شہر بھی فتح ہوا اور صلح کا معاہدہ ہوگیا۔ لیکن یہاں کے لوگ درپردہ رومیوں سے سازش رکھتے تھے اور اِدھر کی خبریں اُن کو پہنچاتے رہتے تھے عمیر بن سعد وہاں کے حاکم نے حضرت عمرؓ کو اطلاع دی حضرت عمرؓ نے ان کی اس کمینہ خصلت کا جو انتقام لیا وہ یہ تھا کہ عمیر بن سعد کو لکھ بھیجا کہ جس قدر اُن کی جائداد زمین، مویشی، اور اسباب ہی سب شمار کرکے ایک ایک چیز کی دو چند قیمت دیدو اور اُن سے کہو کہ اور کہیں چلے جائیں۔ اگر اس پر راضی نہ ہوں تو اُن کو ایک برس کی مہلت دو اور اس کے بعد جلاوطن کردو۔ چنانچہ جب وہ اپنی شرارت سے باز نہ آئے تو اس حکم کی تعمیل کی گئی۔ کیا آج کل کوئی قوم اس درگزر اور عفو و سماحت کی کوئی نظیر دکھلا سکتی ہے؟" ان واقعات کو فلپائن کے تازہ واقعات سے ملاکر انصاف کا حق ادا کیجئے۔ آمدم برسر مطلب۔ آنحضرتؐ نے بغاوت اور عہد شکنی سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ "کوئی گناہ بغاوت اور قطع قرابت سے بڑھکر اس بات کا مستحق نہیں کہ خداوند تعالیٰ اُس کے مرتکب کو دنیا میں عذاب پہنچائے علاوہ اُس عذاب کے جو اُس کے واسطے آخرت پر اٹھا رکھے ہے" اس سے واضح ہوتا ہے کہ بغاوت اور قطع قرابت ایسی بُری چیز ہے کہ اُس کی پاداش اسی عالم میں دیدی جاتی ہے۔ برخلاف اور گناہوں کے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرہیزگاری اور تقویٰ

یہ بحث نہایت اہم اور قابل توجہ ہے اول تو اس وجہ سے کہ تعلیم اخلاق میں اُس پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور ساری شرافت و بزرگی اور مقبولیت طاعت و عبادت کی بنیاد پرہیزگاری ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ جب سے مسلمانوں کی ہمت اعمال کی ظاہری صورت تک محدود ہوگئی ہے اُس وقت سے یہ ضروری صفت کم ہوتے ہوتے قریباً معدوم ہوگئی ہے۔ اور کوئی شک نہیں کہ جو خرابیاں آج مسلمانوں میں پھیل رہی ہیں وہ اکثر تقویٰ و پرہیزگاری کے معدوم ہو جانے سے ہیں۔

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی خدا کے نزدیک تم میں سب سے بزرگ وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے" حدیث میں آیا ہے "دیکھو تم نہ گورے سے اچھے ہو نہ کالے سے مگر یہ کہ تم اُس سے پرہیزگاری کی بنا پر اچھے ہو۔ آدمیوں میں میرے سب سے زیادہ دوست پرہیزگار ہیں وہ کوئی ہوں اور کہیں ہوں۔" ایک بار آپ نے اپنے خاندانِ قریش کو مخاطب کر کے فرمایا "اے قریشیو! تم مسلمانوں میں سے میرے عزیز وہ ہیں جو پرہیزگار ہیں پس اگر تم خدا سے ڈرتے ہو تو تم میرے عزیز ہو اور اگر تمہارے سوا اور لوگ پرہیزگار ہیں تو وہ میرے اولیا ہیں۔ سرداری تم میں اُس وقت تک ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک کہ تم حق پر قائم ہو جس وقت تم حق سے ہٹے تمہارا لباس سرداری اس طرح اُتار لیا جائیگا جس طرح لکڑی کا پوست اُتار لیا جاتا ہے۔ کیا اچھا پرہیزگار ہے کیا اچھا پرہیزگار ہے کیا اچھا پرہیزگار ہے وہ بکریوں کا چرواہہ جو پہاڑ کی چوٹی پر نماز پابندی سے ادا کرتا ہے۔ دنیا کا شرف تونگری سے ہے اور آخرت کا شرف پرہیزگاری سے تم ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہو تمہارا شرف تونگری ہے اور بزرگی پرہیزگاری حسب تمہارے اخلاق ہیں اور نسب اعمال۔

اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے اور تمہارا باپ ایک عرب کو عجمی پر اور عجمی کو عرب پر گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر سوائے پرہیزگاری کے کوئی فضیلت نہیں تم میں سے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے خبردار ہو میں خدا کا پیام پہنچا چکا جو حاضر ہیں وہ غائب کو یہ پیام پہنچا دیں۔ اے ابوذر! پرہیزگاری کی پابندی کا اہتمام بہ نسبت اعمال کے زیادہ کر۔ خدا سے آسودگی اور مصیبت دونوں میں ڈرنا چاہیئے۔ سفر زندگی کا سب سے اچھا توشہ پرہیزگاری ہے۔ دینداری کا تاج پرہیزگاری ہے"

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پرہیزگاری کیا چیز ہے۔ حدیث میں اُس کے معنی بطور استعارہ بیان فرمائے ہیں "جو باتیں حرام ہیں اُن کے درمیان ہیں اور اپنے درمیان میں ایک آڑ رکھو جو شخص ایسا کریگا وہ اپنے ہیزگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے دین کو سلامت رکھے گا اور جو اُس بارہ میں پڑنے لگے گا اُس کے حرام میں مبتلا ہو جانے کا احتمال ہر وقت ہے۔ ہر ایک بادشاہ کے یہاں ایک رمنہ محفوظ ہوتا ہے خداوند تعالیٰ نے جس رمنہ کو دنیا میں محفوظ کر دیا ہے وہ محرمات ہیں"۔ پرہیزگاری کے بارہ میں اصل ہادی قلب سلیم اور نور ایمانی ہی جیسا کہ فرمایا ہے "نیکی وہ ہے جس سے نفس انسانی کو سکون اور قلب کو اطمینان ہو جائے اور گناہ وہ ہے جس سے نہ نفس انسانی کو سکون ہو اور نہ قلب کو اطمینان اگرچہ مفتی اُس کے حق میں فتویٰ صادر کر دیں۔ جب تیرے دل میں کوئی بات کھٹکے تو اُس کو چھوڑ دے جس بات سے دل میں شک پیدا ہو۔ اُس کو چھوڑ کر وہ بات اختیار کر جس سے شک نہ پیدا ہو اس وجہ سے کہ صداقت طمانیت ہے اور جھوٹ شک"۔ پرہیزگاری کے معنی بہ تصریح اس حدیث سے معلوم ہوتے ہیں۔ "پرہیزگاری سارے اعمال کی سردار ہے جس شخص میں اتنی پرہیزگاری نہ ہو کہ وہ اُس کو تنہائی میں خدا کے گناہوں سے روک سکے اُس کے کسی عمل کی خدا پروا نہیں کرتا۔ پرہیزگاری خدا سے ظاہر و باطن میں ڈرنا، مفلسی اور تموّل دونوں حالتوں میں اعتدال کا پابند رہنا، رضامندی اور غصہ دونوں میں انصاف پر قائم رہنا ہے۔ دیکھو مومن اپنے نفس پر قادر ہے سب آدمیوں کے لئے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔ اس سے متنبہ فرمایا ہے کہ آدمی تھوڑی برائی کے کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ خیال کرکے جرأت نہ کرے کہ چھوٹی سی برائی ہے بلکہ اس سے یہ خیال کرکے بچتا رہے کہ اس کے کرنے سے برائی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے چنانچہ فرمایا ہے "جس شخص نے ایک پیسہ میں تصرف کیا بس اس نے تصرف کر لیا"

استقامت و استقلال

استقامت کی نسبت قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (پارہ ۲۵ رکوع ۲) تحقیق جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر مضبوط ہو جاتے ہیں پس نہ ان پر خوف طاری ہوتا ہے اور نہ وہ محزون ہوتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے "دین پر قائم ہو جاؤ اور کیا اچھا ہو اگر تم استقامت حاصل کر لو۔ خدا اس عمل کو پسند کرتا ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ اگر استقامت پیدا کرو گے فلاح پاؤ گے دین ان لوگوں سے سیکھو جو دین پر قائم ہیں اُن سے مت لو جو کہنے والے ہیں۔ اچھے کپڑوں اور ظاہری شان میں خوبی نہیں خوبی تمکین و وقار میں ہے"

بیم و امید

انسان کے اخلاق کی پاکیزگی اور عمل کی درستی کے لئے اس سے زیادہ موثر طریقہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ہمیشہ اپنے آپ کو خدا کا جواب دہ سمجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُس کی رحمت کا اُمیدوار رہے۔ جہاں کوئی ظاہری آنکھ اُس کو بُرائی پر تنبیہ نہ کر سکے گی وہاں یہ خوف اُس کو بُرائی سے باز رکھے گا۔ اور جب ہر طرف سے اُس کو مایوسی گھیر لیگی رحمت الٰہی کی اُمیدواری اُس کے حوصلہ کو قائم رکھے گی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ہمیشہ راہِ حق پر قائم رہے گا اور آسودگی ہو یا مصیبت کسی حالت میں اعتدال کا دامن اُس کے ہاتھ سے نہیں چھوٹیگا اور کوئی موقع یا مصلحت اُس کو خلافِ حق پر آمادہ نہ کر سکے گی۔ جو شخص خدا سے اور صرف خدا سے ڈرے وہ کسی مصیبت سے نہیں ڈر سکتا اور جو اپنی اُمید کو خدا کی غیر فانی ذات پر منحصر کر دے اور دل سے اس بات کو سمجھ لے کہ خدا کی رحمت کا اُمیدوار صرف نیکی اور عاجزی کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے اُس کا قدم کبھی حرص یا طمع راہِ راست سے نہیں ہٹا سکتی اور دنیا کا فانی عروج کبھی اُس کو گردن کش و مغرور نہیں بنا سکتا۔ انسان کے دل کو زندگی کے موج خیز طوفان میں قائم و مضبوط رکھنے کے لئے خوف و رجا سے بڑھکر کوئی لنگر نہیں ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے "عقلمند وہ ہے جو اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتا" ایک بار آپ حضرت عمرؓ کی عیادت کو تشریف لے گئے اور پوچھا کہ "اے عمر! کیا حال ہے؟" عرض کی کہ "خدا کا خوف اور اُس کی رحمت کی اُمید دل میں پاتا ہوں" آپ نے فرمایا کہ "یہ خوف و رجا جس دل میں جمع ہو گی خدا اُس کی اُمید پوری کرے گا اور خوف سے امن دیگا" نیز ارشاد فرمایا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انسان کے لئے یہ علم کافی ہی کہ وہ خدا سے ڈرتا رہے) اور انسان کے واسطے یہ جہالت کافی ہی کہ وہ خودبین ہو۔ جو شخص خدا سے ڈریگا خدا اُس کا رعب ہر چیز پر غالب کردے گا۔ اور جو خدا سے نہیں ڈرے گا اُس کو خدا ہر چیز سے ڈرائیگا۔ خدا کی قسم جنت میں بہت سے سبقت کر کے ایسے پُہنچ گئے جو نہ نماز ہم چشموں سے زیادہ پڑھتے تھے اور نہ زیادہ روزے رکھتے تھے اور نہ اُن کی عمریں زائد تھیں لیکن اُنہوں نے خدا کی نصیحتوں کو سمجھا اُس کی وجہ سے اُن کے دلوں میں خوف پیدا ہوا اور دل مطمئن اور اعضا نرم ہو گئے، جب یہ ہوا تو وہ خدا کے نزدیک ساری مخلوق سے خوبیِ مرتبہ میں فائق ہو گئے اور دنیا میں آدمیوں کی آنکھوں میں اُن کی وقعت پیدا ہو گئی اور آخرت میں خدا کے نزدیک۔ جس سے انسان ڈرتا ہی خدا اُس پر اُسی کو غالب کردیتا ہی اور جو سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرے اُس پر خدا کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ انسان جس کا اُمیدوار ہوگا اُسی پر چھوڑ دیا جائیگا اور جو سوائے خدا کے کسی کا اُمیدوار نہ ہو اُس کو خدا کسی پر نہیں چھوڑیگا۔ دو آنکھیں ہیں جو دوزخ کی آنچ سے محفوظ ہیں ایک وہ جو رات کے پردہ میں خوف خدا سے روئے اور دوسری وہ جو خدا کے واسطے رات کو نگہبانی کرے۔"

یقین

"مجھکو اپنی اُمت سے کسی بات کا اندیشہ سوائے ضعف یقین کے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوند تعالیٰ نے اپنی حکمت و جلال سے تازگی اور فرحت رضا و یقین میں رکھی ہی اور غم اور ملال رنج اور غصہ میں۔ یہ بھی ضعف یقین ہی کہ تو خدا کو ناراض کر کے انسانوں کو خوش کرے اور خدا کی دی ہوئی نعمت پر اُن کی ثنا کرے اور جو چیز خدا نے تجکو نہیں دی اُس کے نہ ملنے سے آدمیوں کو بُرا بھلا کہے خدا کے رزق کو تیری طرف کسی حریص کی حرص کھینچکر نہیں لاسکتی اور اُس کے رزق کو کسی کراہت کرنے والے کی کراہت تجھ سے دُور نہیں کرسکتی"۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں" یقین کی چار شاخیں ہیں۔ فہم کا کمال علم کی گہرائی عقل کی تازگی اور حلم کی شگفتگی۔ جس شخص کی فہم کامل ہو گی وہ علم کے معقولوں کی تشریح پر قادر ہوگا اور جو اس تشریح پر قادر ہوگا وہ عقل و حکمت کی راہیں پہچان جائیگا اور جو حکمت سے واقف ہو صاحب حلم ہو جائیگا جو اپنے کسی کام میں افراط نہیں کریگا اور آدمیوں کے ساتھ خوبی سے بسر کریگا۔

توکّل

یہ بحث نہایت قابلِ غور ہی۔ اس کے اصلی معنوں پر جو آگے بیان ہوتے ہیں خیال کر کے اُس کو اُس توکل سے جو آج کل کے مسلمانوں کی زبان پر ہی ملا سیئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ اُن کا توکل کہاں تک اصلی توکل کے ساتھ مطابق ہی۔ آپ کو توکل کے اصلی معنوں پر غور کرنے سے واضح ہو جائیگا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ توکل بجائے اس کے کہ آدمی کو نکما اور اپاہج بنائے مستعد، جفاکش اور مستقل بنانے والا ہی۔

" توکل کے لغوی معنی ہیں بھروسہ کرنا۔ اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ دل کا بھروسہ خداوند تعالیٰ پر کیا جائے۔ یہ بھروسہ توحید پر مبنی ہی اور اُس وقت حاصل ہو سکتا ہی جبکہ یہ بات انسان کے اوپر روشن ہو جائے کہ کوئی فاعل سوائے خداوند تعالیٰ کے نہیں ہی اور دنیا میں جو کچھ از قسم مخلوق و رزق عطا و حرمان حیات و موت تونگری و مفلسی موجود ہی وہ اُس خدا کا پیدا کیا ہوا ہی جس کا کوئی شریک نہیں۔ جب انسان کی سمجھ میں یہ پوری طرح آ جائیگا تو کوئی شبہ نہیں کہ اُس کے خوف و رجا اعتماد اور اعتبار کا مرجع وہی ایک اکیلی ذات بن جائیگی کیونکہ جب وہی فاعل یگانہ ہی تو اُس کے ماسوا جو کچھ کسی فعل میں موثر ہے وہ باستقلال موثر نہیں بلکہ خدا کا مسخر اور اُسی کے زیر فرمان ہی۔ یہ گمان کرنا کہ توکل نام ہی ہاتھ پاؤں نہ ہلانے تدبیر چھوڑ دینے اور مثل جمادات کے بیکار ہو کر پڑ رہنے کا جہالت کا اثر ہی اور شرع کی رو سے ایسا خیال کرنا حرام ہی۔ توکل تدبیر کا منافی نہیں اور اُن اسباب کو کام میں لانا جو یقینی طور پر ایک شے کے ہونے یا نہ ہونے میں اثر رکھتے ہیں خلاف توکل نہیں مثلاً جس وقت کسی کے سامنے کھانا رکھا ہو اور اُس کو بھوک بھی ہو مگر وہ اُس کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے اور کہے کہ میں متوکل ہوں اور توکل میں کوشش کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک کرنا شرط ہی تو یہ اُس کا خیال جنون سے کم نہیں۔ اور توکل سے اُس کو کچھ مناسبت نہیں اس وجہ سے کہ اگر اُس کو یہ انتظار ہی کہ خدا تعالیٰ اُس کو بغیر کھلائے ہوئے سیر کر دے گا یا روٹی میں ایک حرکت پیدا کر دے گا جس سے وہ اُس کے مُنہ میں خود بخود پہنچ جائیگی یا ایک فرشتہ کو بھیجے گا کہ وہ نوالہ بنا کر اُس کے مُنہ میں دیدے گا تو اُس نے خدا کی عادت و سنت کو نہیں پہچانا۔ اسی طرح اگر کھیت نہ جوتے بوئے اور یہ سمجھے کہ خدا ویسے ہی فصل پیدا کر دے گا تو یہ بھی دیوانگی اور عادت الٰہی کو نہ پہچاننے کا نتیجہ ہی۔ ہاں یہ شرط ہی کہ اُس کو یہ اطمینان ہو کہ جو کچھ اسباب عالم میں ہیں وہ خدا کے حکم سے اثر کرتے ہیں اور اُسی کے بنائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح حالت مرض میں اُن اسباب کی طرف رجوع کرنا جو طبی طور پر مرض کے لئے واقع ہیں (مثلاً دوا) خلاف توکل نہیں۔ البتہ جو اسباب موہوم ہیں مثلاً گنڈا تعویذ اُن کا ترک کر دینا شرط توکل ہی" یہ خلاصہ ہی اُس بحث کا جو امام غزالیؒ نے احیاء میں توکل کے باب میں کی ہی۔ احادیث بھی اسی کی تائید کرتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہی "جس شخص کو یہ منظور ہو کہ وہ سب آدمیوں سے زیادہ قوی ہو جائے وہ خدا پر بھروسہ کرے"۔ ایک شخص نے اُتر کر اپنی اُٹنی چھوڑ دی اور کہا کہ میں اُس کو توکل پر چھوڑے دیتا ہوں۔ یہ دیکھکر آپ نے فرمایا کہ قیدھا و توکل یعنی "اُس کو باندھ دے اور باندھنے کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا پر بھروسہ رکھو" توکل تدبیر کے بعد ہی۔ جس شخص نے گنڈا پہنا یا داغ لگوایا وہ متوکل نہیں" حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ آپ نے ایک بار فرمایا کہ "اللہ پاک فرماتا ہی کہ میری مخلوق میں جو کوئی مجھکو چھوڑکر میری مخلوق سے کسی کا دامن پکڑے گا تو میں اُس پر آسمان وزمین کا دروازہ بند کردونگا" ایک نوجوان صحابی سے ایک بار آپ نے فرمایا کہ "اے لڑکے! میں تجھکو چند کلمے بتاتا ہوں خداکو تو اپنا محافظ بنالے وہ تیری حفاظت کریگا خداکو تو اپنا محافظ بنالے تو اُس کو اپنے سامنے پائیگا جب تو مانگے تو خدا سے مانگ اور جب مدد چاہے تو خدا سے چاہ اور اس بات کو جان لے کہ اگر قوم کی قوم اس پر متفق ہو جائے کہ تجھکو نفع پہنچائے تو تجھکو اُسی قدر نفع پہنچا سکتی ہی جو خدا نے تیرے واسطے مقرر فرما دیا ہی اور اگر قوم کی قوم تیرے نقصان پر اتفاق کرلے تو تجھکو وہی نقصان پہنچ سکتا ہی جو اللہ نے تیرے لئے مقدر کردیا ہی۔ قلم خشک ہو چکے اور دفتر اُٹھالئے گئے"

کوشش تامل اور غور

احادیث ذیل کو باب توکل سے ملائیے تو واضح ہوگا کہ شرع نے کوشش تدبیر و غور اور توکل کے بارہ میں کیا خیال قائم کیا ہی کلام مجید میں ارشاد ہی لیس للانسان الا ما سعیٰ یعنی انسان صرف اپنی کوشش کا پھل پاتا ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں آیا ہے " تو جب کسی کام کا ارادہ کرے تو اوّل اُس کو سوچ لے پھر اگر وہ اچھا ہو تو اس کو کر ڈال اور اگر بُرا ہو تو مت کر۔ جو شخص تامل کے بعد کام کرے وہ یا تو برسر صواب ہوگا یا قریباً راہ صواب پر اور جو شخص عجلت کرے گا وہ یا تو خطا ہی کریگا یا قریب قریب خطا کریگا "۔ فکر کی نسبت ارشاد ہے " اپنے دلوں کو غور کا عادی بناؤ اور غور اکثر کرو اور جو واقعات پیش آئیں اُن سے عبرت پکڑو (یعنی نتیجہ اخذ کرو) گھڑی بھر غور کرنا رات بھر نماز پڑھنے سے بہتر ہے "۔ فکر کی ایک حد بھی مقرر کر دی ہے تاکہ آدمی اُس سے قدم بڑھا کر لغزش نہ کھائے۔ فرمایا ہے " مخلوق کے حالات میں غور کرو مگر خالق کی ذات میں غور مت کرو اس لئے کہ تم کسی طرح اُس کا اندازہ نہیں کر سکتے "۔ دوسری حدیث میں اس مطلب کو یوں ادا فرمایا ہے " خالق کی ذات میں غور مت کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے "۔ جو لوگ دل کے اندھے بنے رہتے ہیں ان کی نسبت ارشاد ہے " مُردہ اُس کو نہیں کہتے جو مر کر چین پا جائے مُردہ وہ ہے جو زندہ ہو کر مردہ رہے۔ آدمی کی بنیاد عقل ہے اور جس میں عقل نہیں اُس کے دین کا ٹھکانا نہیں۔ جس شخص کو عقل سلیم ملی اُس نے فلاح پائی "۔ دانا کے معنی سُن لیجئے " دانا وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور آخرت کے واسطے کام کرے "۔ عاجز کس کو کہتے ہیں " درماندہ وہ ہے جو اپنے نفس کو تو ہوا و ہوس کا تابع کر دے اور خدا سے آرزو رکھے "۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوند تعالیٰ دانائی پر مدح کرتا ہی اور درماندہ ہونے پر ملامت۔ پس جب تم کو کوئی مغلوب کرے تو کہو حسبی اللہ ونعم الوکیل" (خدا مجھکو کافی ہی اور وہ اچھا وکیل ہی) وکیل کے معنی ہیں جس پر بھروسہ کیا جائے۔

"یہ بات تحقیق ہی کہ اللہ عزوجل درماندگی پر ملامت فرماتا ہی پس تو اپنی طرف سے کوشش کا حق ادا کردے پھر بھی تو مغلوب ہو جائے تو کہہ کہ میں نے خدا پر بھروسہ کیا اللہ مجھکو کافی ہی اور وہ اچھا وکیل ہی" اس سے یہ مقصود ہی کہ آدمی کوشش کے بعد ہمت نہ ہارے اور مایوسی کے اثر سے شکستہ دل نہ ہو بلکہ خدائے پاک پر بھروسہ کر کے دل کو مضبوط اور ہمت کو درست رکھے حضرت ابن مسعود کہتے ہیں" یہ بات مجھکو پسند نہیں آتی کہ آدمی بیکار رہے نہ دین کا کام کرے اور نہ دنیا کا"

زہد اور دُنیا

اس مبحث کی تکمیل اُس وقت ہوگی جبکہ دنیا کے متعلق جو ارشادہی اُس کو اس بحث کے ساتھ ملایا جائے۔ دنیا کی جو بُرائی اور بھلائی احادیث میں آئی ہی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہی۔ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ کونسی دنیا مذموم ہی اور کونسی محمود اور نیز یہ کہ جو دنیا محمود ہی اُس کا حاصل کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ اسی کے ساتھ زہد پر ایک نظر ڈالی جائے اُس وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا مرقع نگاہِ ذہن کے سامنے آجائے گا۔ زہد صبر کی ایک قسم ہے یعنی زائد اور غیر ضروری حظوظ سے نفس کو روکنا۔

دنیاوی حلقے میں اس سے بڑھکر کوئی لفظ مہیب نہیں۔ اور حیلہ جو طبیعتوں نے اس پر عجیب عجیب رنگ چڑھا کر طرفہ معجون بنا دیا ہے۔ لیکن احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی مہیب چیز نہیں بلکہ ایک نہایت کارآمد اور مفید اصول ہے۔ حدیث میں زہد کی یہ تعریف فرمائی ہے۔

" زہد فی الدنیا حلال کو حرام کر لینے اور مال کو ضائع کر دینے کا نام نہیں بلکہ اس کا نام ہے کہ جو چیز تیرے قبضے میں ہے اُس پر تیرا بھروسہ اور اعتماد اُس چیز سے زائد نہ ہو جو خدا کے ہاتھوں میں ہے اور جب تو مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو اُس کے ثواب پر خیال کر کے اُس کی جانب تیری رغبت زیادہ ہو بہ نسبت اس کے کہ وہ (نعمت) باقی رکھی جائے۔ دو چیزیں ہیں جن کو آدم کا بیٹا ناپسند کرتا ہے موت کو ناپسند کرتا ہے، حالانکہ موت اُس کے حق میں فساد سے بہتر ہے اور قلت مال کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ مال کم ہوگا تو حساب کم لیا جائیگا۔ اعلیٰ درجہ زہد کا یہ ہے کہ جو تجھکو ملا ہے تیرا قلب اُس سے مطمئن ہو۔ جب تم میں سے کوئی شخص ایسے آدمی پر نظر ڈالے جو اُس سے مال اور صورت میں افضل ہو تو اُس شخص کو بھی دیکھ لے جو اُس سے کمتر ہے۔ اصلی تونگری دوسروں کے مال سے مایوس ہو جانا ہے اور طمع سے بچو کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ محتاجی مجسم ہے"۔

"جو لوگ حریص ہیں وہ قیامت کے روز پست درجے میں ہونگے

عیش پسندی سے بچو اس لئے کہ خدا کے بندے عیش پسند نہیں ہوتے"

ایک بار آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ "اس زمانہ میں تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ

تم صبح کو ایک پوشاک پہنوگے اور شام کو دوسری۔ دسترخوان پر ایک قاب

رکھی جائیگی اور دوسری اٹھائی جائیگی اور مکانوں پر ایسے پردے ڈالوگے

جیسے خانہ کعبہ پر آویزاں ہیں۔ کسی نے جواب دیا کہ وہ حالت ہماری آج

کی حالت سے اچھی ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ تم آج اچھے ہو، کیونکہ آج تم

آپس میں بھائی بھائی ہو اور اس روز تم ایک دوسرے کی گردن کاٹوگے

اور ایک دوسرے سے بغض رکھوگے"۔ اپنے زہد پر مغرور ہو کر دوسروں

کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے اس لئے کہ ارشاد ہے کہ "کوئی شخص اس وقت تک

زاہد ہو نہیں سکتا جب تک کہ وہ متواضع نہ ہو"۔

آنحضرتؐ کے زہد کی کیا کیفیت تھی۔ آپ نے فرمایا ہے کہ "میرے سامنے

میرے رب نے مکہ کا میدان بھر کر سونا پیش کیا میں نے کہا کہ میرے رب

نہیں البتہ میری یہ تمنا ہے کہ ایک روز پیٹ بھر کر کھانا ملے دوسرے روز

بھوکا رہوں جس روز بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزانہ رجوع کروں اور تجھکو یاد کروں

اور جس روز پیٹ بھر کر کھاؤں تو تیری تعریف کروں اور شکر ادا کروں"۔ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک روز آنحضرتؐ کی خدمت میں کسی نے ایک پیالہ کھانے کا پیش کیا جس میں دودھ اور شہد ملا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ "دو شربت ایک بنائے گئے ہیں اور دو سالن ایک پیالہ میں ہیں مجھکو اس کی حاجت نہیں یہ سمجھ لو کہ میں یہ نہیں خیال کرتا کہ یہ حرام ہی البتہ مجھکو یہ پسند نہیں کہ کہ خداوند تعالیٰ مجھ سے دنیا کے عیش کی بابت قیامت کے دن سوال فرمائے۔ میں خدا کے واسطے عاجزی کرتا ہوں اور جو خدا کے واسطے عاجزی کریگا اُس کو خداوند تعالیٰ بلند کریگا۔ اور جو تکبر کریگا خدا اُس کو خوار کریگا اور جو بے نیاز ہوگا خدا اُس کو بے نیاز کر دیگا۔ اور جو خدا کو اکثر یاد کریگا خدا اُس کو دوست رکھے گا" ایک بار آپ نے فرمایا "مجھکو نماز میں یاد آیا کہ گھر میں چاندی یا سونے کا ٹکڑا رہ گیا ہی مجھکو اس سے کراہیت ہوئی کہ وہ شام تک یا رات بھر گھر میں رہے لہذا میں نے حکم دیدیا کہ وہ تقسیم کردیا جائے" ایک مرتبہ حضرت عمرؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک بوریہ پر لیٹے تھے جس کا نشان پہلوے مبارک میں ہوگیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ کاش آپ ایک بستر بنو لیتے جو اس سے زیادہ گداز ہوتا۔ آپ نے فرمایا "نہ مجکو دنیا سے مطلب نہ دنیا کو مجھ سے تعلق قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہی کہ میری اور دنیا کی ایسی مثال ہی جیسے موسم گرما میں ایک سوار نے سفر کیا اثنا راہ میں ایک درخت کے سایہ میں گھڑی بھر کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑا ہو گیا۔ اور پھر اُس کو چھوڑ کر چل دیا"۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ایک روز گھر میں سے صحابہ کے پاس سونے کا ایک ٹکڑا دست مبارک میں لئے ہوئے تشریف لائے اور اُس کو تقسیم کر کے فرمایا کہ "محمدؐ اپنے رب کا قائل نہیں اگر وہ مر جائے اور یہ ٹکڑا اُس کے پاس رہے"۔

آپ ارشاد فرماتے ہیں "اگر کوئی میرا حال پوچھے یا اُس کو میرے دیکھنے کی خواہش ہو تو ایک مسافر کو دیکھ لے جس کا رنگ اثر سفر سے متغیر ہو اور حال پریشان تاہم مستعدی سے سفر کر رہا ہو۔ اُس نے اینٹ پر اینٹ اور بانس پر بانس نہ رکھا ہو (یعنی نہ مکان بنایا ہو نہ چھایا ہو) اُس کو جھنڈی دکھائی گئی اور وہ مستعد ہو گیا۔ آج میدان ہے اور کل دوڑ کی جیت اور انتہا (گول) جنت ہے یا دوزخ"۔ ان احادیث کو سن لینے کے بعد حدیث ذیل پر غور کیجئے۔ آپ نے سلسلہ زہد میں فرمایا ہے کہ "آدمیوں پر بھاری مت ہو جاؤ"۔ یعنی اپنے زہد کی شدت سے دوسروں کی زندگی وبال مت بنا دو۔ اس مبحث کی تکمیل اُس وقت ہو گی جب کہ دنیا کے متعلق جو کچھ ارشاد ہے وہ اس سے ملایا جائے۔ دنیا کی برائی اور خوبی از روے حدیث درج ذیل کی جاتی ہے۔ اُس سے معلوم ہو گا کہ کونسی دنیا محمود ہے اور کونسی مذموم نیز یہ کہ جو دنیا محمود ہے اُس کے حصول کی کوشش خلاف توکل نہیں ہے"۔ بُری دنیا کی نسبت ارشاد فرمایا ہے "سارے گناہوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھکر دنیا کی محبت ہی۔ دنیا مسلمان کے واسطے قید خانہ اور قحط سالی ہی جس وقت
وہ دنیا سے چھوٹیگا قید اور قحط سے نجات پائے گا۔ دنیا کے رنجوں سے
جہان تک ممکن ہو دل کو فارغ رکھو اس واسطے کہ جس کے خیال میں دنیا
کی فکر سب سے بڑھکر ہوگی اللہ اُس کے لئے فکروں کی کثرت اور اُس کی محتاجی
کو اُس کے پیش نظر کردیگا اور جس شخص کے نزدیک آخرت کا اہتمام سب سے
زیادہ ہوگا اللہ تعالیٰ اُس کی خاطر کو جمع دل کو تونگر کر دیگا۔ اور جو بندہ خدا کی
طرف عاجزی سے رجوع کرتا ہی خداوند تعالیٰ اُس کی محبت و وقعت اہل ایمان
کے دل میں ڈال دیتا ہی۔ اور اللہ ہر ایک بہتری کو اُس کی جانب بسرعت
بھیجتا ہی۔ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اُس کو یاد رکھو۔ دنیا چار آدمیوں
کے واسطے ہی ایک وہ بندہ جس کو خدا مال اور علم دے اور پھر وہ اپنے
رب سے ڈرے اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرے اور خدا کا حق
اپنے مال میں مانے یہ مرتبہ تو سب سے افضل ہی اور ایک وہ بندہ ہی جس کو
خدا نے علم دیا مگر مال نہیں دیا تاہم اُس کی نیت صادق ہی اور وہ (دل سے)
یہ کہتا ہی کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص (یعنی اول الذکر)
کے سے کام کرتا اُس کو اُس کی نیت کا پھل ملے گا۔ اور دونوں کا اجر برابر
ہوگا۔ اور ایک وہ بندہ ہی جس کو خدا نے مال دیا اور علم نہیں دیا اب وہ
اپنے مال کو بے سمجھے ہوئے ابتری سے خرچ کرتا ہی نہ اُس کو خدا کا خوف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہ رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور نہ مال میں خدا کا حق جانتا ہے یہ منزل سب سے بُری منزل ہے اور ایک وہ بندہ ہے جس کو خدا نے مال دیا نہ علم تاہم اُس کے دل میں یہ تمنا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں آدمی (یعنی آخر الذکر) کے سے اعمال کرتا وہ اپنی نیت کا پھل پائیگا اور اُن دونوں کا وبال برابر ہوگا۔ اے ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کثرت مال کا نام تونگری ہے؟ تونگری صرف دل کی تونگری ہے اور محتاجی دل کی محتاجی جس شخص کے دل میں غنا ہو اگر اُس کے پاس دنیا کم ہو تو کچھ نقصان نہیں اور جس شخص کا دل فقیر ہے تو اُس کے پاس کتنی ہی دولت ہو وہ اُس کے دل کو تونگر نہیں کر سکتی۔ انسان کے لئے مضرت پہنچانے والی صرف دل کی تنگی ہے۔

اے عاصم! لاکھو بھیڑیوں کا جوڑا جو گلہ میں گھس کر بکریوں کو پھاڑے اور برباد کرے اُس سے زیادہ تباہ کرنے والا نہیں جیسا کہ انسان کو مال کی محبت اور دینی جاہ کی محبت تباہ کرنے والی ہے جس شخص کے خیال میں دنیا سے زیادہ مہتم بالشان کوئی چیز نہ ہو اُس کے دل میں خداوند تعالیٰ چار کیفیتیں پیدا کرتا ہے اور یہ چاروں اُس کے ساتھ دم مرگ تک رہتی ہیں۔ ایک تو غم جس کا سلسلہ کبھی قطع نہیں ہوتا۔ دوسری فکر جس سے کبھی نجات نہیں ملتی۔ تیسرے احتیاج جو کسی طرح تونگری کی صورت نہیں دیکھتی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو تجھے اُمید کی درازی جو کبھی انتہا کو نہیں پہنچتی۔ اگر آدمی اپنے مُنہ میں مٹی بھر لے تو اس سے بہتر ہی کہ اپنا مُنہ مالِ حرام سے بھرے۔ جو گوشت مالِ حرام سے بڑھے گا وہ جنت کے لائق نہ ہوگا۔ جس شخص کو اس کی پروا نہ ہو کہ کہاں سے دنیا حاصل کرتا ہی خدا کو اُس کی بابت یہ پروا نہ ہوگی کہ کہاں سے اُس کو دوزخ میں داخل کردے۔

اچھی دنیا کی نسبت آپ فرماتے ہیں "مِن جملہ انسان کی دانشمندی کے یہ ہی کہ وہ اپنی معاش کو درست کرے۔ اور حُبِ دنیا اس کا نام نہیں ہی کہ آدمی اپنی ضروریات کی تلاش کرے۔ اللہ پاک اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے کو طلبِ حلال میں خستہ دیکھے۔ طلبِ حلال فرائض کے بعد دوسرا فرض ہی۔ جو شخص شب کو طلبِ حلال کے بعد تھک کر سو جائے وہ اس حالت میں سوتا ہی کہ اللہ اُس سے خوش ہوتا ہی۔ جب نمازِ صبح پڑھ چکو تو روزی کی کمائی چھوڑ کر سو مت جاؤ۔"

روپے اور اشرفی خداوند تعالیٰ کی مُہریں ہیں جو بندہ اپنے آقا کی مُہر دکھائیگا اُس کی حاجت روا ہوگی۔ آخر زمانہ میں آدمیوں کو روپیہ پیسہ رکھنا لابد ہوگا جس سے وہ اپنا دین اور دنیا قائم رکھ سکیں۔ فاقہ میرے رفیقوں کے واسطے سعادت ہی اور آخر زمانہ میں مسلمانوں کے واسطے تونگری سعادت ہوگی۔ اور یہ مال تر اور شیریں ہی جو اُس کو جائز طور پر حاصل کریگا اُس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال میں برکت دی جائیگی" قول فیصل یہ فرمادیا ہی" تم میں اچھا وہ ہے جو نہ اپنی آخرت کو اپنے دنیا کے واسطے چھوڑے اور نہ اپنی دنیا کو اپنی آخرت کے لئے ترک کرے اور جو آدمیوں پر بھاری نہ ہو۔ جو شخص سوال سے بچنے اور اہل وعیال کو آرام پہنچانے اور پڑوسیوں کو کھلانے کے لئے جائز طور سے دنیا کو طلب کرے اُس کو خدا قیامت کے دن اس شان سے اُٹھائیگا کہ اس کا منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ اور جو شخص اُس کو جائز طور پر محض دنیا کی کثرت اور مفاخرت کے لئے طلب کرے وہ خدا سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ اُس پر غضبناک ہوگا" حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں" تمہارا دین آخرت کے واسطے ہی اور روپیہ اس زندگی کے واسطے جس شخص کے پاس پیسا نہ ہو اُس میں کچھ خیر نہیں"

ذرائعِ معاش

تجارت

تجارت کی نسبت آپنے فرمایا ہی" سچا اور امین مسلمان تاجر قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ ہوگا" ایک مرتبہ آپنے قریش کو نصیحت فرمائی کہ "ایسا نہ ہو کہ اغیار تم کو تجارت میں دبالیں اس لئے کہ تجارت نصف معیشت ہی"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سب سے اچھی معاش اُن تاجروں کی معاش ہی جو کہ اپنے بیان میں جھوٹ نہ بولیں اور جب امین بنائے جائیں تو خائن نہ بنیں اور جب وعدہ کریں تو خلاف نہ کریں اور جب خریدیں تو (دوسرے کے مال کی) برائی نہ کریں اور جب بیچیں تو لفاظی نہ کریں اور جب اُن پر کسی کا مطالبہ واجب ہو تو امروز فردا نہ کریں اور جب اُن کا مطالبہ دوسروں پر ہو تو سخت تقاضا نہ کریں۔ کپڑے کی تجارت کرو اس وجہ سے کہ جو کپڑے کے تاجر ہیں وہ یہ بات پسند کرتے ہیں کہ لوگ خوش وآسودہ رہیں"۔ گھوڑے پالو اس لئے کہ گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں سے قیامت تک بہتری آویزاں رہیگی۔

کالونائزیشن

ایک بار آپنے صحابہ سے فرمایا کہ "جس کی تجارت نہ چلتی ہو وہ عمان کو (جو سمندر کا ایک حصہ ہی) چلا جائے" دوسری حدیث میں ہی "روزی دنیا کے کناروں میں تلاش کرو"

حرفت

"کسی شخص نے کبھی کوئی کھانا اُس کھانے سے بہتر نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھائے۔ اللہ دوست رکھتا ہی اُس مسلمان بندے کو جو صاحب حرفہ ہو۔ نیک مردوں کا پیشہ خیاطی اور نیک بی بیوں کا چرخا کاتنا ہی"۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں "ایسا پیشہ جس میں کسی قدر دنائت ہو بھیک مانگنے سے بہتر ہی"۔ اُنہی کا مقولہ ہی کہ "میں ایک آدمی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتا ہوں جس کی شان اچھی معلوم ہوتی ہی تو میں پوچھتا ہوں کہ آیا یہ کوئی پیشہ کرتا ہی اگر یہ جواب ملتا ہی کہ نہیں تو وہ میری نظر سے گرجاتا ہی"

کاشتکاری

"کھیتی کرو اس وجہ سے کہ کاشتکاری مبارک ہی"

قناعت

قناعت کی نسبت ارشاد فرمایا ہی " قناعت ایک ایسا مال ہی جو کبھی خرچ نہیں ہوتا میری اُمت کے اکابر وہ ہیں جن کو نہ اتنا دیا گیا کہ وہ فضول اُڑائیں نہ ایسے محتاج کئے گئے کہ سوال کریں۔ مژدہ ہو اُن لوگوں کو جو رات کو حج کر کے سوئیں اور صبح کو غازی اُٹھیں ایسے آدمی وہ ہیں جو باعنت عیالدار ہوں اور اپنا حال چھپائیں تھوڑی سی دنیا پر قناعت کریں اپنے بال بچوں میں ہنستے ہوئے آئیں اور اُن کے پاس سے ہنستے ہوئے جائیں قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہی کہ ایسے لوگ حاجی اور راہ خدا میں غازی ہیں۔ تھوڑا مال جس کا تو شکرادا کرے اُس بہت سے بہت بہتر ہی جس کا تو متحمل نہ ہو۔ جو چیز تھوڑی اور کافی ہو اُس سے بہتر ہے جو بہت ہو اور گمراہ کردے۔

جو شخص اپنے حصۂ رزق سے ناراض ہو اور شکایت کرتا پھرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صبر نہ کرے اُس کا کوئی عمل خدا تک رسائی نہیں پاتا۔ اور جب وہ خود خدا کے حضور میں جائیگا تو اُس کو ناخوش پائیگا۔ تونگری وہ تونگری نہیں جو کثرت مال سے حاصل ہوتی ہے بلکہ تونگری نفس کی تونگری کو کہتے ہیں" فاتح فارس حضرت سعدؓ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ "جان پدر! اگر تجھکو غنا مطلوب ہے تو اُس کو قناعت کے ذریعہ سے تلاش کر کیونکہ جس شخص میں قناعت نہیں اُس کو مال کی کوئی مقدار غنی نہیں کر سکتی"۔

صبر

مصیبت اور مشکل میں یا بُری خواہشوں کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنے کو صبر کہتے ہیں۔ جو ثابت قدمی بُری خواہشوں کے مقابلہ میں ہو وہ عفت ہے جو غصہ کے مقابلہ میں ہو وہ حلم ہے جو جنگ کے معرکہ میں ہو وہ شجاعت ہے۔ غرض مختلف مواقع کے لحاظ سے صبر کے مختلف نام ہیں اور مرجع سب کا ثابت قدمی اور ضبط ہے۔ حدیث میں صبر کی نسبت ارشاد ہے کہ "صبر نصف ایمان ہے۔ صبر دو ہیں ایک وہ جو مصیبت کے وقت ہو اور یہ اچھا ہے اور دوسرا وہ جو بُری خواہشوں کے مقابلہ میں ہو اور یہ اُس سے اچھا ہے"۔ صبر کی حالت میں ضبط تنگ دلی اور گراں خاطری کے ساتھ نہیں ہونا چاہئے بلکہ رضا اور کشادہ دلی کے ساتھ ہونا ضروری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ فرمایا ہے "صبر رضا کا نام ہے" اگر مصیبت یا دکھ کے اثر سے آدمی شکستہ دل اور مایوس ہو جائے تو صابر نہیں کہلائیگا۔ مصیبت کی حالت میں انسان کو خدا پر بھروسہ کرنا اور یہ خیال کرنا چاہیئے کہ سارے امور اُسی ذات پاک کی مرضی کے تابع ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے (تنگی و مصیبت میں) "نجات کا انتظار کرنا عبادت ہے جب کوئی مسلمان مصیبت میں مبتلا ہو اور کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (یعنی ہم خدا کے واسطے ہیں اور ضرور اُسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں) اور یہ دعا کرے اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا (یعنی اے اللہ تو مجکو میری مصیبت میں اجر دے اور اُس کا نعم البدل عطا فرما) تو خداوند تعالیٰ اُس کی مصیبت میں اجر دیگا اور نعم البدل عطا فرمائیگا"۔ مصیبت کی نسبت مسلمان کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ وہ اُس کے حق میں بہتری سے خالی نہیں۔ مرض کی تکلیف روحانی راحت لیکر آتی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے "کسی مسلمان پر کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر یہ کہ اللہ اُس کی وجہ سے اُس کا درجہ بلند اور اُس کی خطا کم کر دیتا ہے۔ بیماریوں کی گھڑیاں خطا کاری کی گھڑیوں (کے اثر) کو زائل کر دیتی ہیں۔ بیماری خدا کا تازیانہ ہے جس سے وہ اپنے بندوں کو ادب دیتا ہے۔ جب مسلمان کو بیماری پیش آتی ہے اور پھر اُس کو خداوند تعالیٰ شفا دیتا ہے تو یہ مرض اُس کے حق میں گزشتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور آیندہ زندگی کے لئے نصیحت اور جن کے دل میں نفاق ہے وہ بیمار ہوتے ہیں تو اُن کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ایک اونٹ کو اُس کے مالکوں نے باندھ رکھا اور چھوڑ دیا اُس بیچارہ کو خبر نہیں کہ کیوں باندھا اور کیوں کھولدیا" مالی اور بدنی نقصان غیبی تنبیہ ہے جو انسان کو مدہوشی سے چونکاتی رہتی ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے "جس مال میں کچھ نقصان نہ ہو اور جس بدن میں سے کچھ نہ لیا جائے اُس میں بہتری نہیں۔ جب بندہ مریض ہوتا ہے تو اُس کا قلب ملایم ہو جاتا ہے اُس کو اپنی خطائیں یاد آتی ہیں اور چھوٹا سا قطرہ اُس کی آنکھ سے نکلتا ہے اُس وقت خداوند تعالیٰ اُس کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے اُس کے بعد اگر اُس کو صحت ہوتی ہے تو پاک صاف تندرست ہوتا ہے اور اگر موت آجاتی ہے تو دنیا سے پاک صاف جاتا ہے"

صبر رحمت الٰہی کو جنبش دیتا ہے چنانچہ فرمایا ہے "جس شخص کو کوئی مالی یا بدنی مصیبت پیش آئے اور وہ اُس کو پوشیدہ رکھے اور اظہار شکایت نہ کرے تو خداوند تعالیٰ پر حق ہوگا کہ اُس کی مغفرت فرمادے۔ غریب الوطن جب بیمار ہو اور اپنی نظر چاروں طرف دوڑائے اور کسی مونس کو نہ دیکھے تو خداوند تعالیٰ اُس کی گزشتہ خطاؤں سے درگذر فرماتا ہے" جو لوگ تنگ حال یا مبتلائے مصیبت ہیں اُن کو بددل نہیں ہونا چاہئے جیسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا ہے "اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کو اس طرح بچائے رکھتا ہے جس طرح شفیق چرواہا اپنے گلہ کو مہلک چراگاہوں سے بچاتا ہے۔ اگر ابن آدم کے واسطے صرف صحت اور فارغ البالی ہوتی تو اس کے واسطے یہی دو قاتل کافی تھے۔" حضرت عمرؓ اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں۔ "انا وجدنا خیر عیشنا الصبر" یعنی ہم نے عمدہ زندگی صبر کو پایا۔ ایک اور معرکۃ الآرا صبر ہے جو بڑا مشکل اور حوصلہ فرسا ہے یعنی عشق میں صبر کرنا

دسے کہ عاشق و صابر بود مگر سنگ ست ۔ ز عشق تا بصبوری ہزار فرسنگ ست

اس کی نسبت ارشاد ہوا ہے "جو مبتلائے عشق ہو کر اس کو چھپائے اور پاکباز رہے اور اسی حالت میں مرجائے تو وہ شہید ہے"

قسمت نگر کہ کشتۂ شمشیرِ عشق یافت ۔ مرگے کہ زندگاں بدعا آرزو کنند

رحم اور نیکی

رحم اور نیکی کے باب میں حسب ذیل ارشاد ہوا ہے:۔

"جو شخص زمین والوں پر رحم نہیں کرتا اس پر وہ رحم نہیں کریگا جو آسمان پر ہے۔ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائیگا۔ اور جو شخص خطا نہیں بخشتا اس کی خطا نہیں بخشی جائیگی اور جو شخص توبہ نہیں کرتا خدا اس کو توبہ نہیں بخشے گا۔ اللہ پاک اپنے بندوں میں سے انہی پر رحم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے جو رحم دل ہیں۔ جس شخص کے دل میں خدا انسانوں پر رحم کرنے کی صفت پیدا نہیں کرتا وہ خوار و برباد ہوتا ہے۔ رحمت سوائے شقی کے کسی کے دل سے نہیں کھینچی جاتی۔ جنت میں سوائے رحیم کے کوئی داخل نہیں ہوگا اللہ فرماتا ہے اگر تم میری رحمت کے اُمیدوار ہو تو مخلوق پر رحم کرو۔" رحم کے واسطے کسی مذہب و ملت کی قید نہیں بلکہ عموماً سب آدمیوں پر رحم کرنا چاہیئے چنانچہ ارشاد ہوا ہے "قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جنت میں سوائے رحیم کے کوئی داخل نہ ہوگا" یہ سُنکر حاضرین نے کہا کہ ہم سب رحیم ہیں آپ نے فرمایا "یہ نہیں جب تک کہ عموماً سب پر رحم نہ کرے رحمت کا دائرہ انسان سے بڑھکر جانوروں تک وسیع ہونا چاہیئے جیسا کہ فرمایا ہے "جو مسلمان زراعت کرے یا درخت لگائے اور اُس میں سے کوئی پرند یا آدمی یا چوپایہ کچھ کھائے تو اُس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ اگر تمہارے کھیتوں سے یا تمہارے میووں میں سے کوئی پرندہ یا درندہ یہاں تک کہ ایک چیونٹا یا چیونٹی بھی فیض یاب ہوگی تو تم کو اُس کا اجر ملے گا" حضرت عمر کے جنرل عمرو بن العاص فتح مصر کے بعد اسکندریہ فتح کرنے اُٹھے اور کیمپ اُکھڑنے لگا تو اُنہوں نے دیکھا کہ خاص اُن کے خیمہ میں ایک کبوتر نے آشیانہ بنالیا تھا۔ یہ دیکھکر فراش کو حکم دیا کہ یہ خیمہ بدستور رہیں رہنے دو تاکہ ہمارے مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ وہ خیمہ بدستور چھوڑ دیا گیا۔ جب حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو ابن العاصؓ اسکندریہ فتح کر کے واپس آئے تو اسی موقع پر شہر آباد کیا۔ نیک یادگار دیکھو خیمہ کی مناسبت سے وہ شہر آج تک فسطاط کے نام سے مشہور ہے اور بہ زبانِ حال کہہ رہا ہے کہ میں ایک رحم دل فاتح سپہ سالار کی نیکی کی یادگار ہوں۔ فسطاط عربی میں خیمہ کو کہتے ہیں۔

حلم اور عفو

ایک بار آپؐ کا ایک مقام پر گزر ہوا جہاں کچھ لوگ (زور آزمائی کے طور پر) پتھر اُٹھا رہے تھے آپؐ نے اُن کو دیکھ کر فرمایا "تم میں سے سب سے زیادہ قوی وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو سب سے زیادہ قابو میں رکھے اور سب سے زیادہ حلیم وہ ہے جو قدرت پا کر درگزر کرے۔" ایک مرتبہ آپؐ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ شہ زور کس کو کہتے ہیں اُنہوں نے عرض کی جو کسی سے نہ بچھڑے۔ آپؐ نے فرمایا "نہیں شہ زور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہو۔" اور ارشاد فرمایا ہے "خدا کا بندہ کوئی گھونٹ اُس غصہ کے گھونٹ سے اچھا نہیں پیتا جس کو وہ محض خدا کی خوشنودی کے واسطے پیئے۔ جو شخص اُن لوگوں کے ساتھ جن کے ساتھ بسر کرنا ضروری ہے خوبی سے اُس وقت تک بسر نہ کرے جب تک کہ خدا اُس کو نجات دے وہ حلیم نہیں۔ جو آدمی تجھ سے جہالت سے پیش آئے تو اُس سے حلم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش آ۔ اور جو تجھکو محروم کرے تو اُس کو دے۔ جو شخص قدرت کے وقت درگزر کریگا خدا اُس سے اُس روز درگزر کریگا جو حسرت کا دن ہوگا"

تواضع

"جو شخص خدا کے واسطے تواضع کریگا خدا اُس کو رفعت دیگا اور جو تکبر کریگا خدا اُس کو پست کریگا۔ یقینی میرے پاس خداوند تعالیٰ نے یہ وحی بھیجی ہی کہ (اے اہل ایمان) تواضع کرو جس کا نتیجہ یہ ہو کہ تم میں سے کوئی اپنے آپ کو دوسرے سے اعلیٰ نہ سمجھے اور ایک دوسرے پر ظلم نہ کرے۔ تین خصلتیں ہیں جو تواضع کی چوٹی ہیں جو تجھکو ملے تو اُس کو سلام کرے اور مجلس میں پائین میں جگہ ملے تو تو رضا مند ہو اور نام ونمود کو تو ناپسند کرے" تواضع کی ایک شان یہ بھی ہی کہ آدمی اپنا کام کرنے میں نہ شرمائے۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہی "جس کی کوئی چیز ہو اُس کے اُٹھانے کا خود وہی ذمہ دار ہی ہاں اگر ایسا ضعیف ہو کہ اُس کو نہ اُٹھا سکے تو اُس کی مدد اُس کا بھائی مسلمان کردے۔ ایک بار خالد کے دو لڑکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ اپنی ایک دیوار بنا رہے تھے وہ دونوں لڑکے بھی یہ دیکھکر آپ کے کام میں شریک ہو گئے۔

ﭼ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکر

شکر کے بارہ میں فرمایا ہی" موسیٰ نے کہا کہ یارب آدم کا بیٹا تیرا شکر کس طرح ادا کرے فرمایا کہ یہ جان لے کہ وہ (یعنی نعمت) میری دی ہوئی ہی یہ اُس کا شکر ہی۔ خدا جس بندہ کو کوئی نعمت دے اور وہ یہ جانے کہ وہ خدا کی طرف سے ہی تو اُس کا شکر نعمت لکھ لیا جاتا ہی قبل اس کے کہ وہ حمد کرے۔ اور جو شخص گناہ کر کے نادم ہو تو اُس کی مغفرت قبل استغفار کرنیکے لکھدی جاتی ہی۔ بہشت میں اول وہ شکر کرنے والے طلب کئے جائیں گے جو خدا کا شکر فارغ البالی اور تنگدستی دونوں حالتوں میں ادا کرتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہی۔ اے ابن آدم! تو جب مجکو یاد کریگا شکر نعمت ادا کریگا اور جب مجکو بھول جائیگا کفرانِ نعمت کریگا۔ جو کھانا کھا کر شکر کرے اُس کا ویسا ہی اجر ہی جیسا صابر روزہ دار کا۔ جس میں یہ دو خصلتیں ہونگی وہ خدا کے نزدیک شاکر و صابر قرار پائیگا اور جس میں یہ خصلتیں نہ ہونگی وہ شاکر و صابر نہیں ٹھیرے گا جو دین کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھے اور اُس کی پیروی کرے اور دنیا کے معاملہ میں اپنے سے نیچے کو دیکھے اور اپنی فضیلت پر شکر ادا کرے اور جو دین کے معاملہ میں اپنے آپ سے پست کو دیکھے اور دنیا کے معاملہ میں اپنے آپ سے برتر کو اور پھر اپنی حالت پر افسوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے تو وہ شاکر و صابر نہیں لکھا جائیگا۔ جو انسان کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر ادا نہیں کرتا۔ جس نے تھوڑے پر شکر ادا نہیں کیا اُس نے بہت پر بھی نہیں کیا" ذرا نعمتوں کی حقیقت بھی سن لیجئے۔ دو نعمتیں ہیں جن کے لحاظ سے اکثر آدمی ٹوٹے میں ہیں صحت اور فارغ البالی۔ جو شخص پرہیزگار ہو اُس کو تونگر ہونے میں کوئی ہرج نہیں۔ اور پرہیزگار کے واسطے صحت تونگری سے بہتر ہے اور نفس کی پاکیزگی ایک نعمت ہے۔ دنیا کی تین چیزیں نعمت ہیں اگرچہ دنیاوی نعمت بے حقیقت ہے ایک تیز رو سواری دوسرے نیک بخت بی بی تیسرے وسیع مکان" نعمت کی قدر کرنا چاہیئے اور اُسے برباد و تلف نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے " خدا کی نعمتیں تمہارے پاس ہوں تو اُن کا حق اچھی طرح ادا کرو اور اُن کو اپنے آپ سے نفرت مت دلاؤ اس لئے کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کسی قوم سے کوئی نعمت لے لی جائے اور وہ پھر اُس پر عود کرے"

اس حدیث کو سنکر مسلمانوں کو سلطنت برطانیہ کی امن و آزادی کی جو ایک بیش بہا نعمت ہے قدر کرنی چاہیئے۔ ادائے شکر کا طریقہ حدیث ذیل سے سیکھئے۔ حضرت عمرؓ نے عہد خلافت میں اپنے صوبہ دار حضرت ابو موسیٰ کو لکھا کہ " خدا کا شکر اس طرح ادا ہوتا ہے کہ خدا نے جو حق اپنی دی ہوئی روزی اور حشمت میں تمہارے ذمہ واجب کئے ہیں اُن کو ادا کرو"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھی بات کا امر کرنا اور بُری بات سے روکنا

یہ مبحث بھی من جملہ نہایت ضروری اور اہم مباحث کے ہی اور غور کیا جائے تو سوسائٹی کی خوبی اور شائستگی کا دارومدار اسی پر ہی - حدیث میں ارشاد ہوا ہی "جہاد چار ہیں اچھی بات کا حکم کرنا بُری بات سے روکنا - آزمائش کے موقعوں پر سچ بولنا اور بدکار کو دل سے ناپسند کرنا - جو اچھے کام کا امر نہیں کرتا اور بُری بات سے نہیں روکتا وہ قرآن پر اور مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جس وقت زمین پر گناہ کیا جائے تو جو وہاں حاضر ہو اور اُس کو ناپسند کرے وہ مثل اس کے ہی کہ گویا وہاں موجود نہیں اور جو وہاں سے غائب ہو اور اُس سے (فساد سے) خوش ہو وہ مثل اُس کے ہی جو حاضر ہو - گناہ جب تک پوشیدہ کیا جائے صرف گناہ کرنے والے کے واسطے مضر ہی اور جب علانیہ ہونے لگے اور اُس کی اصلاح نہ کی جائے تو عامۂ خلق کو نقصان پہنچائیگا جب تم امر حق کو جان جاؤ تو اُس کے ظاہر کرنے میں آدمیوں کے خوف کی وجہ سے مت رُکو - امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مت کر جب تک کہ تو عالم نہ ہو اور جس بات کا امر کرتا ہی اُس کو جانتا نہ ہو - جب تک کہ ایک شخص میں تین صفتیں نہ ہوں اُس وقت تک اُس کو اچھی بات کا حکم اور بُری بات کی نہی کرنی روا نہیں ہی - شفقت کے ساتھ امر کرے اور شفقت سے کے ساتھ نہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس بات کا امر کرے اُس کا علم رکھتا ہو جس چیز سے منع کرے اُس کو انصاف کے ساتھ رد کرے" حضرت عمرؓ زمانۂ خلافت میں جب کسی امر کی ممانعت کرنا چاہتے تھے تو اوّل اپنے گھر والوں سے کہہ دیتے تھے کہ میں جس امر کی ممانعت کرنے والا ہوں اگر تم میں سے کوئی اُس کا مرتکب ہوگا تو میں اُس کو دونی سزا دونگا۔

مرّوت و مدارات

"اللہ پاک نے مجکو آدمیوں کے ساتھ مدارات کرنے کا ایسا ہی حکم دیا ہے جیسا فرائض کے بجا لانے کا میں آدمیوں کے واسطے مدارات لیکر مبعوث ہوا ہوں انسانوں کے ساتھ مدارات کرنا ایک قسم کا صدقہ ہے۔ یہ بھی داخل مروت ہے کہ جب تمہارا ایک بھائی بات کرے تو تم اُس کو خاموش ہو کر سُنو اور یہ بھی حسن رفاقت ہے کہ جب چلتے چلتے تمہارے بھائی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو تم اُس کی خاطر سے کھڑے ہو جاؤ" حضرت علیؓ فرماتے ہیں "مروت انصاف اور کرم کا نام ہے" حضرت معاویہ نے حضرت امام حسنؓ سے مروت و کرم کے معنی پوچھے تو اُنہوں نے فرمایا "کرم کے معنی یہ ہیں کہ احسان خوبی کے ساتھ کرے سوال سے پیشتر دے اور مستحقین کو کھلائے۔ مروت کے یہ معنی ہیں کہ انسان اپنے دین کی حفاظت کرے اپنے نفس کو گندی باتوں سے بچائے اُن حقوق کو ادا کرے جو اُس کے ذمہ واجب ہوں اور سلام کو فاش کرے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرا اس مروت کو آج کل کی مروت سے ملایئے جس کے معنی ہیں کسی کی خاطر سے حق اور انصاف دونوں کا خون دل کھول کر کرنا۔

مشورہ

" ہوشیاری یہ ہے کہ تو صاحب رائے سے مشورہ کرے اور پھر اس کو مانے۔ عاقل سے رہنمائی چاہو تم کو راہ ملے گی اور اس کی نافرمانی مت کرو ورنہ نادم ہو گے۔ جس شخص سے مشورہ چاہا جائے اس کو امین رہنا چاہیئے جس وقت کسی سے مشورہ کیا جائے تو ایسا مشورہ دے جس پر خود عمل کر سکے جس شخص نے دانستہ اپنے بھائی کو خلاف صواب مشورہ دیا اس نے خیانت کی۔ آدمی کی رائے اس وقت تک ٹھیک رہتی ہے جب تک وہ اپنے مشورہ لینے والوں کو مشورہ راستبازی سے دیتا ہے۔ اور جب وہ مشورہ لینے والوں کے ساتھ کھوٹ کرتا ہے تو اس کے ساتھ صحت رائے کو خداوند تعالیٰ سلب فرماتا ہے "

مدد اور اعانت

" اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم " دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ ظالم کی مدد کس طرح کی جائے فرمایا کہ وہ اس کو ظلم سے روکو یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کی مدد ہی" "اپنے بھائی کی ایک دن مدد کرنا ایک مہینے کے اعتکاف میں بیٹھنے سے بہتر ہے۔ اگر میں اپنے بھائی کی ضرورت کے وقت مدد کردوں تو میرے نزدیک ایک مہینے کے روزوں اور مہینہ بھر کے اعتکاف سے جو مسجد حرم میں ہو بہتر ہے۔ جس کسی کے سامنے ایک مسلمان ذلیل کیا جائے اور وہ اُس کی مدد نہ کرے حالانکہ وہ مدد پر قادر ہو تو اُس کو خداوند تعالیٰ بھرے مجمع میں خوار کریگا۔ جس شخص کے سامنے اُس کے بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اُس کی مدد باوجود قدرت کے نہ کرے تو خداوند تعالیٰ اُس کو دنیا و آخرت میں ذلیل کریگا" جوشِ مدد میں حد انصاف سے بڑھ جانے کی سخت ممانعت فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا ہے کہ " وہ ہم میں سے نہیں جو تعصب کی جانب بلائے اور وہ ہم میں سے نہیں جو تعصب کے پیچھے پڑے اور وہ ہم میں سے نہیں جس کا خاتمہ تعصب پر ہو۔ تعصب یہ ہے کہ تو اپنی قوم کی مدد ظلم پر کرے۔ آدمیوں میں سب سے بُرا درجہ اُس کا ہے جو اپنا دین دوسروں کی دنیا کی خاطر کھودے"

قرابتداروں کے ساتھ سلوک

" رشتہ داروں کے ساتھ سلوک اچھا خلق اور پڑوسی کے ساتھ نیکی ملک کو آباد کرتی اور عمر کو بڑھاتی ہے۔ تم میں سے اچھے وہ ہیں جو اپنے کنبہ کی مدد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں اُس حد تک کہ گناہگار نہ ہوں۔ قرابت داروں کو چھوڑ دینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ دو شخص ہیں جن کی طرف اللہ (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا ایک رشتہ کا توڑنے والا دوسرا پڑوسی کا ستانے والا" ایک روز آپ نے مجلس صحابہ میں فرمایا کہ "آج میرے پاس کوئی رشتہ کا توڑنے والا نہ بیٹھے" اس پر ایک نوجوان جلسہ سے اُٹھکر اپنی خالہ کے پاس پہنچا۔ خالہ بھانجے میں کچھ جھگڑا تھا دونوں نے ایک دوسرے کی خطا معاف کی اس کے بعد وہ آپ کی مجلس میں آکر پھر بیٹھ گیا اُس وقت آپ نے فرمایا کہ "جس قوم میں قرابت کا قطع کرنے والا ہو اُس پر رحمت نازل نہیں ہوتی"۔ "فضیلت اس میں ہے کہ جو تجھ سے توڑے تو اُس سے جوڑے اور جو تجھکو محروم کرے تو اُس کو دے اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کرے"

حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ "سلوکِ قرابت یہ نہیں کہ تو اُس سے ملے جو تجھ سے ملے یہ تو بدلہ ہے ملنا یہ ہے کہ اُس سے ملے جو تجھ سے قطع تعلق کرے"

باہمی جھگڑوں کی اصلاح

"کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جس کا رتبہ روزہ نماز اور صدقہ سے بڑھکر ہے وہ کیا ہے باہم صفائی کرادینا اس وجہ سے کہ باہمی فساد صفائی کردیتا ہے یعنی باہمی فساد ڈالنے سے اس واسطے کہ وہ صفائی کرنے والا ہے۔" حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو الدرداء کہتے ہیں "خدا کی قسم کوئی عمل خدا کے نزدیک باہمی اصلاح اور مساجد کی جانب جانے سے بہتر نہیں ہے"

مرتبہ شناسی

"آدمیوں سے برتاؤ اُن کی منزلت کے مطابق کرو۔ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ میری اُمت کے کسی بڑے کی توقیر کرنا میری ہی تعظیم کرنا ہے۔ کوئی نوجوان کسی بڈھے کی تعظیم محض اُس کے سن کی وجہ سے کرے تو خدا تعالیٰ اُس کے بڑھاپے کے وقت اُس کی توقیر کرنے والا مہیا کر دیگا" ایک قیدی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا اللہ میں تیری درگاہ میں توبہ کرتا ہوں محمدؐ کے سامنے توبہ نہیں کرتا۔ آپ نے یہ سنکر فرمایا کہ "اس نے حق حقدار کو دیا"

حیا اور غیرت

"حیا اور ایمان باہم ملے ہوئے ہیں جب ایک اُٹھا دیا گیا دوسرا بھی اُٹھا لیا جائیگا۔ جب تجھکو حیا نہیں تو تو جو چاہے وہ کر۔ جو شخص آدمیوں سے شرم نہیں کرتا وہ خدا سے بھی شرم نہیں کریگا۔ خدا سے اس قدر حیا کرو جس قدر اپنے کنبہ کے دو نیک بخت آدمیوں سے شرماتے ہو۔ جو شخص اس طرح شرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رے کہ اپنے سر اور اُس کے جوف کی حفاظت کرے (یعنی کوئی بُرا خیال دماغ میں نہ پیدا کرے) اور اپنے پیٹ کو اور اُس کے اندر جو کچھ ہی اُس کو محفوظ رکھے (یعنی باعفت رہے) موت و فنا کو یاد رکھے آخرت کو طلب کرے اور آرائش دنیا کو ترک کردے تو سمجھا جائیگا کہ وہ خدا سے پوری پوری حیا کرتا ہی۔ غیرت ایمان کا جز ہی اور بے غیرتی نفاق کا۔ خدا غیور بندہ کو دوست رکھتا ہی۔ غیرت دو ہیں ایک وہ جو خدا کے یہاں پسند ہی اور وہ یہ ہی کہ شبہ کے موقع پر غیرت کی جائے۔ دوسرے وہ جو خدا کو ناپسند ہی اور وہ یہ ہی کہ جو خواہ مخواہ بدون شبہ کے ہو۔ خداوند تعالیٰ کو غیرت آتی ہی اور ایمان دار بندہ کو غیرت آتی ہی۔ الٰہی یہ ہی کہ مومن اُس فعل کا مرتکب ہو جو خدا نے اُس پر حرام کیا ہی"

خمول (شہرت نہ چاہنا)

"آدمیوں میں سب سے زیادہ رشک کے لائق وہ مومن ہی جس کے ذمہ عیال کا بوجھ کم ہو اُس کو نماز میں حصہ زیادہ ملا ہو۔ اپنے رب کی عبادت خوبی کے ساتھ اور طاعت خلوت میں ادا کرتا ہو روزی اُس کو بقدر ضرورت ملی ہو اور وہ اُس پر اپنے رب کے پاس جانے تک صبر کرے آدمیوں میں ایسا ملا جلا ہو کہ مشار الیہ نہ ہو اُس کو موت جلد آئے ذرا سا ترکہ چھوڑے اور تھوڑے رونے والے۔ بہت سے عقلا ایسے ہیں جو اللہ کے ارشاد کو خوب سمجھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں آدمیوں کی نگاہ میں حقیر ہیں ظاہری صورت اُن کی بُری ہے کل وہ نجات پائیں گے اور بہت سے خوش بیان اور جمیل المنظر اور بڑے گویا ایسے ہیں جو قیامت کے دن ہلاک ہونگے۔ آدمی جب ہی تک بخیریت رہتا ہے کہ مشہور معروف نہ ہو جب وہ مشہور ہوا تو فتنہ اُس کو گھیر لیتا ہے اس فتنہ میں سوائے اُس کے کوئی ثابت قدم نہیں رہ سکتا جس کو خدا ثابت قدم رکھے۔"

بُرے اخلاق

تکبر اور خود پسندی

"بچو تکبر سے اور بچو حرص سے اور بچو حسد سے اس لئے کہ یہ سارے گناہوں کی جڑ ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور عظمت میرا پاجامہ جو شخص مجھ سے ان میں سے ایک کے لئے بھی جھگڑے گا اُس کو جہنم میں ڈال دونگا۔ جس کے دل میں ذرہ برابر غرور ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا یہ سُنکر کسی نے عرض کی کہ آدمیوں کو یہ شوق ہے کہ اُن کے کپڑے اچھے ہوں، جوتا عمدہ ہو، آپ نے فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے تکبر یہ ہے کہ آدمی امر حق کی پروا نہ کرے اور آدمیوں کو حقیر سمجھے۔" دوسری حدیث میں تکبر کی یہ شرح فرمائی ہے "تکبر" امر حق کی سبکی کرنا اور آدمیوں کو ذلیل جاننا ہے۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ اس کے کیا معنی ہیں تو آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ایک شخص ناک پھلائے ہوئے آئے اور کمزور اور مفلسوں کو دیکھکر ازراہِ حقارت سلام نہ کرے یہی وہ شخص ہے جو آدمیوں کی حقارت کرتا ہے" دوسری حدیث میں ہے کہ" دین کی سبکی کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اُس میں پوری طرح غور و فکر نہ کی جائے۔ خود بینی ستر برس کے اعمال باطل کردیتی ہے۔ اگر تم گناہ نہ کرتے تو میں ایک اُس سے بھی زیادہ بڑی بات کا اندیشہ تمہارے لئے کرتا یعنی خود پسندی خود پسندی"۔ مطلب یہ کہ بے گناہی کی پندار گناہ سے بُرائی میں بڑھی ہوئی ہے۔

مکر و فریب

"مکر و فریب اور خیانت جہنم میں ہیں جو شخص ہم سے کھوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ جو کسی کے خادم کو بگاڑے یا شوہر اور بی بی میں فساد ڈلوائے یا باہم پڑوسیوں میں کھوٹ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں"

زبان

"جو آدمی اپنے کلام کو داخل عمل سمجھے گا وہ بے ضرورت کلام کم کریگا اللہ ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس ہے پس بندہ کو چاہیئے کہ خدا سے ڈرے اور یہ سوچے کہ کیا کہتا ہے۔ اپنی زبان پر قابو رکھ اور اپنے گھر سے مانوس رہ اور اپنی خطاؤں پر رو۔ اللہ اُس پر رحم فرمائے جو اپنی زبان کی حفاظت کرے اپنے زمانہ کو پہچانے اور اپنے رویہ کو ٹھیک رکھے تیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے روز بہت بُرا شخص وہ ہوگا جس کی زبان سے یا شر سے لوگ خوف کریں
آدمی کے واسطے یہ گناہ کافی ہے کہ جو کچھ سُنے اُس کو بیان کردے۔ احتیاط
رکھو ایسی بات سے جو کانوں کو بُری لگے۔ زبان سے زیادہ کسی عضو کو عذاب
نہیں ہوگا۔ جب زبان اس کی وجہ دریافت کریگی تو ارشاد ہوگا کہ تجھ سے
ایک کلمہ نکلا جس نے مشرق و مغرب میں پھیل کر خوں ریزی کرائی قسم اپنی
عزت کہ میں تجھکو وہ عذاب دونگا جو کسی عضو کو نہ دونگا۔"

باتوں کی طراری

"میری اُمت کے سب سے بُرے وہ لوگ ہونگے جو ناز و نعمت میں پیدا
ہوں اور پرورش پائیں قسم قسم کی غذائیں کھائیں رنگ رنگ کے لباس
پہنیں اور طرح طرح کی سواریوں پر سوار ہوں اور باتوں میں تیز و طرار ہوں
خدا اُن لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو یوں زبان سے بنا بنا کر باتیں کرتے
ہیں جس طرح گائے چُن چُن کر زبان سے گھاس کھاتی ہے۔ خداوند تعالےٰ
اُن آدمیوں کو پسند نہیں کرتا جو چلا کر بات کرتے ہیں پست آواز سے
بات کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

تہمت اور چغلی

"جو شخص مسلمان مرد یا عورت کو تنگ کرے یا اُس کی نسبت ایسی بات
بیان کرے جو اُس میں نہ ہو اُس کو خداوند تعالیٰ ایک آگ کے ٹیلے پر اُس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت تک گرفتار رکھے گا۔ جب تک کہ وہ اُس بات سے عہدہ برآ نہ ہو جو اُس نے کہی تھی۔ جس کے گھر چوری ہو جاتی ہے وہ بے گناہوں پر تہمت رکھتے رکھتے خود چور سے بڑھکر گنہگار ہو جاتا ہے۔ جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا۔ چغل خوری گالی اور بے جا حمیت جہنم میں ہیں اور مومن کے سینہ میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ تم جانتے ہو چغلی کس کو کہتے ہیں ایک کی بات دوسرے سے لگانا تاکہ اُن میں فساد پڑ جائے۔"

خصومت اور بحث

"خدا کے نزدیک آدمیوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو جو کسی معاملہ میں بدون علم کے جھگڑا کرے وہ جب تک کہ اُس عادت کو ترک نہ کردے ہمیشہ خدا کے غضب میں مبتلا رہے گا۔ تیرا ظلم یہی کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑتا رہے۔ کوئی قوم ہدایت یافتہ ہوکر اُس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک کہ اُس میں جھگڑا نہ پیدا ہو جائے۔ میں اُس شخص کے لئے جنت میں ایک مکان کا ضامن ہوتا ہوں جو بحث کو چھوڑدے اگرچہ حق پر ہو۔ بحث اور جدال کو چھوڑ دو اس وجہ سے کہ اُس میں نفع بہت کم ہے اس لئے کہ ایک فریق کاذب ہے۔ پس دونوں فریق گنہگار ہوتے ہیں" (ایک جھوٹ بولنے سے دوسرا جھوٹ بُلوانے سے)۔ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں ایاکم والخصومۃ فی الدین فانھا تشغل القلب وتورث النفاق یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچو دین میں جھگڑا کرنے سے اس واسطے کہ وہ قلب کو کام کی باتوں سے باز رکھتا ہی اور نفاق پیدا کرتا ہی۔

شماتت اور عار دلانا

"اپنے بھائی کی لغزش پر خوش مت ہو ورنہ خدا اُس پر رحم کریگا اور تم کو مبتلا کر دیگا" حضرت ابوالدرداء ایک مقام سے گزرے وہاں ایک شخص سے کوئی گناہ صادر ہوگیا تھا اور لوگ کھڑے ہوئے اُس کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے اُنھوں نے دیکھکر کہا کہ "اے لوگو! اگر تمہارا بھائی کنوئیں میں گرجاتا تو کیا تم اُس کو نہ نکالتے۔ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ ابوالدرداء نے کہا کہ اسی طرح اب اپنے بھائی کو بُرا بھلامت کہو اور خدا کا شکر ادا کرو کہ اُس نے تم کو اس گناہ سے بچایا ہی۔ اُن آدمیوں نے یہ سُنکر کہا کہ کیا تم اس شخص کو بُرا نہیں سمجھتے۔ اُنھوں نے کہا کہ میں اُس کے عمل کو بُرا سمجھتا ہوں جس وقت وہ اس کام کو چھوڑ دیگا میرا بھائی ہی"۔

غیبت

"تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہی؟ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جس سے وہ بُرا مانے جو تم کہتے ہو اگر وہ بات اُس میں ہی تو یہ غیبت ہی اور اگر نہیں ہی تو بہتان ہی"۔ دوسری حدیث میں ہی کہ "غیبت یہ ہی کہ کسی شخص کی خلقت کا عیب بیان کیا جائے"۔ نیز یہ فرمایا ہی "جس بات کو اپنے بھائی کے منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنا پسند نہ کرو وہ غیبت ہے۔ جو شخص آدمی کا گوشت کھائے (یعنی غیبت کرے) وہ روزہ دار نہیں۔ جب تمہارے دل میں کسی کی برائی کا ولولہ اُٹھے تو اپنے نفس کی بُرائی کرو۔ اے عمرؓ! تم سے دوسرے آدمیوں کے اعمال کا مواخذہ نہیں کیا جائیگا۔ تمہاری غیبت کا مواخذہ کیا جائیگا"۔ (یعنی پھر تم اُن کی بداعمالی کو بیان کر کے اپنے ذمہ مواخذہ کیوں لو) "عُلانیہ فسق و فجور کرنے والے ظالم حاکم اور بدعتی کی غیبت درست ہے"۔ (تاکہ لوگ اُن کی شر سے بچیں) دوسری حدیث میں ہے" جو شخص حیا کی چادر اوتار کر پھینک دے اُس کی (غیبت) غیبت نہیں ہوتی"۔

فحش ولعنت اور خدا پر حکم رانی

"فحش کہنا اور فحش کرنا اسلام سے کوئی علاقہ نہیں رکھتا قیامت کو بدتر درجہ اُس شخص کا ہوگا جس کو لوگ اُس کے فحش سے بچنے کے لئے چھوڑ دیں"۔ غزوۂ اُحد میں جب معرکہ بہت سخت پڑا اور آنحضرتؐ کو مشرکین نے سخت اذیت پہنچائی یہاں تک کہ آپ کا ایک دانت شہید ہوگیا اور چہرۂ مبارک پر زخم آیا تو صحابۂ کرام کو بہت صدمہ ہوا اور جوش میں آکر اُنہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مشرکوں کے حق میں بددعا فرمائیے۔ آپنے یہ سُنکر فرمایا کہ" میں لعنت کرنے کے واسطے نہیں بھیجا گیا ہوں رحمت و شفقت لے کر آیا ہوں"۔ یہ فرما کر آپنے دشمنوں کے حق میں یہ دعا فرمائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے وہ (یہ باتیں اس لئے کرتے ہیں کہ) جانتے نہیں۔" "اے ابوبکر! لعنت کرنے والے صدیق ہوں قسم رب کعبہ کی یہ نہیں ہوسکتا۔ کسی مومن یا مومنہ کو کافر کہنا مثل اس کے قتل کرنے کے ہے۔ اہل کلمہ سے باز رہو ان کو کسی گناہ پر کافر مت بناؤ۔ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کو کافر کہتا ہے وہ خود کفر سے قریب ہے۔ اسلام شروع ہوا غریب اور پھر غریب ہو جائیگا۔ پس غربا کو خوشخبری ہو۔ صحابہ نے پوچھا کہ غربا کون ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ لوگ جو اس وقت اصلاح کریں جب آدمیوں میں فساد پھیل جائے جو خدا کے دین میں بحث نہ کریں اور جو اہل توحید میں سے کسی کی کسی گناہ پر تکفیر نہ کریں۔" آدمی تو آدمی جانوروں وغیرہ کو بھی برا کہنا یا لعنت کرنا درست نہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنت کی آپ نے سن کر اس کی تنبیہ کے لئے فرمایا کہ اس اونٹنی پر سے اپنا سامان اوتار لو اس لئے کہ وہ ملعون ہوگئی۔ دوسرے موقع پر فرمایا وہ اونٹنی ہمارے ساتھ نہ آئے جس پر لعنت ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو اونٹ پر لعنت کرتے ہوئے سنکر آپ نے فرمایا یہ کون ہے جو اپنے اونٹ کو لعنت کرتا ہے (اے شخص) اس پر سے اتر پڑ اور ہمارے ساتھ ملعون کو مت لا (اے لوگو!) اپنی جان کو مت کوسو اور نہ اپنی اولاد یا اپنے مال کو ایسا نہ ہو کہ وہ مقبولیت کی گھڑی ہو اور بد دعا قبول ہو جائے۔ ہوا کو برا مت

00976

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہو اس لیے کہ وہ مامور ہی اور جو شخص کسی ایسے پر لعنت کرے جو لعنت کا مستحق نہ ہو تو وہ لعنت لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہی۔ زمانہ کو بُرا مت کہو اس لئے کہ خدا ہی تو زمانہ ہی۔ اللہ فرماتا ہی کہ ابن آدم مجکو ستاتا ہی زمانہ کو بُرا کہتا ہی حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں سب کام میرے ہاتھ میں ہیں اور میں رات اور دن کو بدلتا رہتا ہوں اور بادشاہوں کو بادشاہوں کے بعد لاتا ہوں"۔

"خدا پر حکمرانی مت کرو اس واسطے کہ جو شخص خدا پر حکم چلائیگا خدا اُس کو جھوٹا کردیگا۔ میری اُمت میں سے اُن خدا پر حکم چلانے والوں کے لئے تباہی ہی جو یہ کہتے ہیں کہ فلاں جنّتی ہی اور فلاں دوزخی۔ کیا میں تم میں سے بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کا حال نہ کہوں ایک اُن میں سے گناہگار تھا دوسرے کی نسبت بنی اسرائیل کا یہ گمان تھا کہ وہ اُن میں بلحاظ دین اور علم اخلاق کے افضل ہی ایک بار اُس گناہگار کا ذکر اس شخص کے سامنے ہوا تو اُس نے کہا کہ خدا اُس کو ہرگز نہیں بخشیگا خدا نے یہ سنکر اپنے فرشتوں سے فرمایا کہ کیا یہ شخص یہ نہیں جانتا کہ میں ارحم الراحمین ہوں؟ کیا اُس نے یہ نہیں جانا کہ میری رحمت غضب سے بڑھی ہوئی ہی؟ میں اس (گناہگار) کے حق میں رحمت واجب کرتا ہوں اور اُس (مدعی) کے حق میں عذاب (یہ فرماکر آپ نے ارشاد فرمایا) پس تم کو چاہیئے کہ خدا پر حکم مت چلاؤ"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مداحی۔ چاپلوسی اور خوشامد پسندی

"چاپلوسی اور حسد مومن کے اخلاق نہیں۔ البتہ طالب علم میں (یہ دونوں صفتیں) روا ہیں۔ مدح کرنے والوں کے مُنہ میں خاک بھر دو۔ مُنہ پر کسی کی تعریف کرنا اُس کو ذبح کرنا ہے۔ بیان میں ایک قسم کا جادو ہے جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے پاس کسی کام کو جائے تو اُس کی تعریف کی تمہید اُٹھا کر اس کی کمر نہ کاٹ دے۔" آپ نے خود اپنی نسبت فرمایا ہے "مجھکو میرے رتبے سے زیادہ مت بڑھاؤ مجھکو خدا نے پہلے بندہ بنایا ہے پھر رسول کیا ہے۔"

"ایک مرتبہ بنی عامر کا وفد (ڈپوٹیشن) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب عرض مدعا کا وقت آیا تو اُن کے سرغنہ (اسپوکسمین) نے یوں خطاب شروع کیا: اے خدا کے رسول! اے ہمارے آقا!! اور ہمارے محسن! آپ نے اُن کو روکا اور فرمایا" اس کو چھوڑو اس کو چھوڑو اپنی بات کہو کہیں تم کو شیطان گمراہ نہ کردے۔ آقا خدا ہے آقا خدا ہے۔" ایک دفعہ ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ میں نے اللہ کی تعریف میں اور آپ کی تعریف میں کچھ شعر کہے ہیں۔ آپ نے فرمایا،، جو خدا کی تعریف میں کہا ہے وہ سناؤ اور جو میری تعریف میں ہے اُس کو چھوڑدو۔" حضرت محجن ؓ کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت ؐ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔ ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھکر آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ میں نے گزارش کی کہ فلاں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چند کلمات ثنائیہ اُس کے حق میں کہے آپ نے فرمایا کہ "اُس کو تعریف سنا کر ہلاک کرتے ہو" آنحضرتؐ سے ایک بار کسی نے بہ آواز بلند کہا اے محمدؐ! میری ثنا زینت ہے اور میری ہجو قباحت۔ آپ نے فرمایا "یہ مرتبہ خدا کا ہے"۔ حضرت عمرؓ کے منہ پر اُن کی کسی نے تعریف کی تو انہوں نے کہا کہ "تو مجھکو بھی ہلاک کرتا ہے اور خود بھی ہلاک ہوتا ہے"

خوشامد پسندی کی نسبت فرمایا ہے "آدمیوں کا تعریف کو پسند کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے"۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ گھوڑا دوڑانے یا میدانِ جنگ میں اگر کوئی اپنی مدح کرے تو میں اُس پر ملامت نہیں کرتا اس وجہ سے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا گھوڑا دوڑایا جب وہ آگے نکل گیا تو آپ نے فرمایا انہ لبحر (یہ ایک دریا ہے)

ظلم

"جو شخص ظالم کی مدد کریگا خدا اُس پر اُسی ظالم کو مسلط کر دیگا۔ ظلم قیامت کے روز تاریکی بن جائیگا۔ ظلم سے بچو اس لئے کہ ظلم دل کو خراب کر دیتا ہے جو شخص ظالم کی مدد اس لئے کرے کہ اُس کے مقصود باطل سے امر حق کو متزلزل کردے تو اُس سے اللہ اور اُس کے رسول کا ذمہ اُٹھ چکا۔ مظلوم کی دعا سے بچو اگرچہ وہ کافر ہو اس لئے کہ اُس کے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہیں جب اہل ذمہ پر ظلم کیا جائیگا حکومت دشمن کی ہو جائیگی خدا کا غضب اُس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدید ہوتا ہی جو ایسے شخص پر ظلم کرے جس کا خدا کے سوا کوئی مددگار نہو جس کا خدا کے سوا کوئی نہو اُسپر ظلم کرنے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو"

حسد

"حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہی جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہی۔ حسد ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہی جیسے شہد کو سرکہ۔ جب تمہارے دل میں حسد پیدا ہو تو اُس کو پورا مت کرو اور جب بدگمانی پیدا ہو تو اُس کی تحقیق کے پیچھے مت پڑو اور جب بدشگونی ہو تو کام کو پورا کر کے چھوڑو اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ حسد دو شخصوں پر کرنا درست ہی ایک وہ شخص جس کو خدا قران کا علم دے اور وہ اُس پر جم جائے اُس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام مانے دوسرا وہ جس کو خدا نے دولت دی ہو اور وہ اُس کو اپنے رشتہ داروں کے سلوک اور راہ خدا میں صرف کرے ایسے شخص کے مثل ہونے کی تمنا کرنا درست ہی"۔

طمع حرص اور طول امل

"حریص وہ ہی جو ناجائز مال کی طلب میں رہے۔ میں جس بات کا اپنی اُمت کے حق میں سب سے زیادہ اندیشہ کرتا ہوں وہ پیٹ کا بڑا ہونا۔ نیند کی کثرت اور یقین کا ضعیف ہو جانا ہی۔ انسان بوڑھا ہو جاتا ہی مگر حرص اور درازی اُمید قائم رہتی ہی۔ بوڑھے کا دل دو باتوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہی زندگی کی محبت اور طول امل بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے سامنے آج کا دن ہی اور وہ اُس کو پورا نہیں کرینگے اور بہت سے ایسے ہیں جو کل کے منتظر ہیں مگر کل نہیں پہنچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکڑینگے۔ انسان جب تک گناہ میں مبتلا نہیں ہوتا اُس کی موت آنکھوں کے سامنے اور طول امل پس پشت رہتی ہی اور جب گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہی تو اللہ اُس کی اُمید آنکھوں کے سامنے اور اجل پس پشت ڈال دیتا ہی نتیجہ یہ ہی کہ ہمیشہ سلسلۂ اُمید دراز کرتا رہتا ہی یہاں تک کہ مرجاتا ہی" جو لوگ آج کل کرکے عمر ختم کردیتے ہیں اُن کی نسبت ارشاد فرمایا ہی" خدا تجھ پر رحم کرے کیا سارا زمانہ کل ہی نہیں ہی" درازی اُمید ممنوع ہی نہ اُمید۔ چنانچہ فرمایا ہے "اُمید میری اُمت کے حق میں ایک رحمت ہی اگر اُمید نہ ہوتی تو نہ کوئی ماں اپنے بچہ کو دودھ پلاتی نہ کوئی باغبان درخت لگاتا۔ طمع علماء کے دل سے حکمت کو دور کردیتی ہی۔ طمع سے بچو اس لئے کہ وہ محتاجی نقد ہی۔ اور ایسا کام مت کرو جس کی معذرت کرنی پڑے"

فکر باطل اور غیر ضروری سوال

" انسان کے اسلام کی یہ خوبی ہی کہ جو غیر ضروری بات ہو اُس کو چھوڑ دے۔ جس بات سے میں منع کردوں اُس سے اجتناب کرو اور جو حکم دوں اُس پر جہاں تک قوت ہو عمل کرو اس وجہ سے کہ تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے ہیں وہ بباعث کثرت سوال اور اپنے نبیوں سے اختلاف کرنے کے ہلاک ہوئے ہیں۔ قیامت کے دن اُن لوگوں کی خطائیں سب سے زیادہ نکلینگی جو سب سے زیادہ امر باطل کے فکر میں رہتے ہیں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدگمانی اور تجسس

"آدمیوں کے پیچھے مت پڑو کیا تم یہ نہیں سمجھتے کہ اگر تم کسی گمان کے پیچھے پڑ جاؤ گے تو آدمیوں میں فساد ڈلوا دو گے یا فساد کے قریب حالت پیدا کر دو گے جس شخص نے اپنے بھائی سے بدگمانی کی اُس نے خدا سے بدگمانی کی۔ اللہ پاک (قرآن پاک میں) فرماتا ہے واجتنبوا کثیرا من الظن یعنی بہت سے گمانوں سے پرہیز رکھو۔ اے وہ لوگو جو اسلام لائے ہو اور ایمان اُن کے دل میں نہیں بسا مسلمانوں کی مذمت مت کرو اور اُن کے چھپے ہوئے عیب کے پیچھے نہ پڑو۔ جو اپنے بھائی مسلمان کے پوشیدہ عیوب تلاش کرتا ہے خدا اُس کی پردہ دری کریگا اور اُس کے چھپے ہوئے عیب ظاہر کردیگا اگرچہ وہ گھر کے اندر پردہ میں اُس عیب کو کرتا ہو۔"

حضرت عمرؓ ایک شب کو ایک شخص کی تلاش میں نکلے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ہمراہ تھے۔ جب اُس شخص کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ دروازہ کھلا ہے وہ بیٹھا ہے اور اُس کی عورت ایک پیالی میں کوئی چیز اُنڈیل کر اُس کو دیتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے (بدگمانی کے لہجہ میں) حضرت عبدالرحمٰن سے کہا اسی شغل کی وجہ سے وہ ہمارے پاس نہیں آتا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ تم کو کیا معلوم ہے کہ اُس برتن میں کیا ہے۔ حضرت عمرؓ یہ سنکر چونکے اور کہا کیا تم کو یہ خوف ہوا کہ یہ تجسس میں داخل ہے اُنہوں نے کہا بیشک یہ تجسس ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ نے یہ سنکر پوچھا کہ اس سے توبہ کس طرح کی جائے۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ جو کیفیت تم نے دیکھی ہے اُس شخص سے اس کا ذکر نہ کرنا اور اپنے دل میں سوائے خیال نیک کے کوئی خیال نہ لانا۔ ایک روز حضرت عمرؓ کو خبر ملی کہ فلاں شخص اپنے گھر میں بیٹھکر مع یاروں کے شراب پیا کرتا ہے۔ امیرالمومنین یہ سُنکر روانہ ہوئے اور اُس کے گھر پہنچکر دیکھا کہ اُس کے پاس سوائے ایک آدمی کے کوئی نہ تھا۔ وہ حضرت عمرؓ کو دیکھکر اُن کا منشا سمجھا اور کہنے لگا کہ تم کو خدا نے تجسس سے منع فرمایا ہے حضرت عمرؓ نے اس کی بابت اپنے ہمراہیوں سے استفسار کیا تو حضرت زید ابن ارقم نے تصدیق کی کہ بیشک یہ تجسس ہے۔ امیرالمومنین نے یہ سُنا تو اُس کو بحال خود چھوڑکر چلے آئے۔

دوسروں کی بات سُننا

"جو شخص لوگوں کی باتیں سُنے اور وہ اُس کو پسند نہ کریں تو اُس کے دونوں کانوں میں گرم سیسا (قیامت کو) ڈالا جائیگا"۔ حضرت ابوبکرؓ ایک روز کچھ لکھوا رہے تھے کہ حضرت عمرؓ آنکلے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اُن کو دیکھا تو کاغذ کاتب کے ہاتھ سے لیکر بستر کے نیچے رکھدیا۔ یہ دیکھکر حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ شاید آپ کچھ کام کر رہے تھے اُنھوں نے کہا ہاں۔ اُنھوں نے یہ سُنا تو وہاں سے اُٹھکر چلے گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخل

"تنگ دلی سے بچو تم سے پہلی اُمتیں تنگ دلی سے ہلاک ہوئی ہیں تنگ دلی نے اُن سے بخل کی ہدایت کی تو بخیل بن گئے عزیزوں کو چھڑایا تو چھوڑ دیا اور بدکاری کی ترغیب دی تو بدکار بن گئے۔ دو خصلتیں مسلمان میں جمع نہیں ہوسکیتں بخل اور بدخلقی۔ اس اُمت کی بہتری ابتدا میں زہد اور یقین کی بدولت ہے اور آخر میں بخل اور طول امل کے سبب سے تباہی آئیگی۔

تکلف اور افراط زینت

ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس سے اس ہیئت سے گزرا کہ جھک کر مسکین صورت بنائے جاتا تھا۔ اُنھوں نے یہ دیکھکر کہا کہ اے شخص تو مسلمان نہیں اُس نے کہا کیوں نہیں ؟ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مسلمان ہے تو اپنے سر کو اونچا کر اور گردن کو اُٹھا اس واسطے کہ اسلام قوی اور بلند ہے حضرت عمرؓ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی اپنے آپ کو یوں بچاتا رہے جیسے عورت اپنی صفائی کی حفاظت رکھتی ہے۔ اور عورتوں کی طرح سرمہ لگائے ہوئے رہے اور بال صاف کرتا رہے۔ محدثین نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ اور اُن کے صاحبزادے عبداللہ کی صورت سے کبھی کوئی نیک بختی اور دینداری کا گمان نہیں کرتا تھا جب تک کہ وہ کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام یا کوئی کام نہ کرتے۔ امام زہری نے اس کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ وہ ظاہری نمائش و نمود کے خواہاں نہ تھے۔

تمت بالخیر

ھ

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۰۰ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 00976

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ